رحم دل سمندر کی جانب واپسی

وہ محبت جو ہر کسی کے دل میں بستی ہے

مائیکل لینڈ فیلڈ

کتاب کا تعارف مینگووڈز ک کی جانب سے۔

رحم دل سمندر کی جانب واپسی: وہ محبت جو ہر کسی کے دل میں بستی ہے

کاپی رائیٹ© 2019 مائیکل لینڈ فیلڈ

جلد نمبر

1.02

یہ کتاب یا اس کا کی بھی حصہ بغیر پبلشر کی اجازت کے بغیر ذاتی اور تعلیمی (بغیر منافع) استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب سے منافع حاصل کرنے کے لیے پبلشر سے رابطہ کریں۔ تصاویر pixabay.com کی جانب سے مہیا کی گی ہیں۔

اگر آپ مجھ سے تازہ ترین خبروں اور اپ ڈیٹس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سائن اپ کریں:

https://newsletter.weareinterconnected.com

منصفانہ لین دین نوٹس اس کتاب میں کچھ کاپی رائٹ مواد موجود ہو سکتا ہے جو مناسب استعمال کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود، ہم فورا کسی بھی کاپی رائٹ کے مالک کے حکم کی تعمیل کریں گے جو اپنا مواد ہٹانا یا تبدیل کرنا چاہتا ہو۔

حوالہ جات مصنفین کی ملکیت ہیں۔ پبلشر: www.weareinterconnected.com

فہرست

کتاب کا تعارف: مینگو وڈزک کی جانب سے 4

تعارف: ہمیں ابھی تشدد ختم کرنا ہو گا! 6

باب نمبر 1: محبت کے ساتھ رہنا 11

باب نمبر 2: خدا کی تخلیق 15

باب نمبر 3: فطرت کے ساتھ اکٹھے رہنا 21

باب نمبر 4: لیکن انسانی حقوق کے مسائل بارے میں کیا؟ 26

باب نمبر 5: احمسہ ڈیری 34

باب نمبر 6: لیکن مرغی کے انڈوں کا کیا ہو گا؟ 38

باب نمبر 7: مچھلی جانور نہیں ہے، لعنت ہے! 42

باب نمبر 8: پالتو جانور اور پناہ گاہ 48

باب نمبر 9: لیکن یہ تو بس کیڑے ہیں۔ 58

باب نمبر 10: رحم دل باغ 64

نتیجہ: رحم دل سمندر کی جانب واپسی 72

کتاب کا تعارف: مینگو وڈز ک کی جانب سے

ابھی کچھ دہائیاں قبل، کسی نے بھی اس کا تصور نہیں کیا ہو گا کے سبزی خور تحریک ایسا قدم اٹھائے گی جو پوری دنیا میں طوفان کی شکل اختیار کر لے گی۔اور معاشرتی انصاف کی تیز ترین تحریک بن جائے گی جو تاریخ میں لکھی جائے گی۔ایسا لگتا ہے کہ ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں لوگ فارم کے جانوروں پر غیر انسانی اور واضح طور پر ظالمانہ رویے پر تیزی سے جاگ رہے ہیں۔

اس طرح کی کتابیں لوگوں میں جانوروں کی بری حالت کے خلاف شعور اجاگر کرنے میں مدد دیتی ہیں، جو ہمارے ظلم کی وجہ سے، اذیت جھیلتے ہیں ہم میں سے اکثریت شاذ و نادر ہی، اگر کبھی ہو تو، اس کی طرف توجہ دیں۔مائیکل نے وقت ضائع کیے بغیر ہمارے رویے کو دکھایا ہے۔ کس طرح ہمارے رواج کی عادات، ہمارا معاشرہ اور لوگ اپنے ہی بنیادی نظریے کے خلاف ہیں۔انہوں نے یہ واضح کر دیا کہ جب کوئی جانوروں کی مصنوعات خریدتا ہے تو وہ در حقیقت جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرنے کی ادائیگی کر رہا ہے جو یقینی طور پر ہر ایک کو بڑی تناؤ اور تکلیف پہنچائے گا۔

مائیکل اور میں، اور دوسروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ، محسوس کرتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ان کے جسم اور گوشت سے فائدہ اٹھانے کے اس وحشیانہ عمل کو روکیں۔اب وقت آگیا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک جاگے اور پہچانئے کہ تمام جانور ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں، ہر ایک کی اپنی گہری، فطری خواہشات اور اپنے ہونے کی وجوہات ہیں۔ جن کو ہم میں سے کسی کو بھی حق نہیں ہے کہ وہ اسے نظر انداز کریں یا اس کو ختم کریں۔

میں تمام پڑھنے والوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب میں بیان کی گی سچائی اور پیغام پر دھیان دیں اور ضروری تبدیلیاں لائیں جو دلوں کو سیدھا کرنے اور اعمال کرنے میں مدد دیں۔ جب تک ہم ایسا نہیں کرتے، ہماری انسان ہونے کی وجوہات اور ہماری حقیقی صلاحیتیں ہم سب سے پوشیدہ رہیں گی۔ تو پڑھیں، تاخیر نہ کریں، حق کی پہچان کے لئے اپنے دماغ کو کھولیں، اور اپنے مستقبل کو شفقت کی طرف آنے دیں۔

مینگو وڈزک، بہت سی کتابوں کے مصنف ایڈن فروٹا سزم پر۔www.fruitnut.net

تعارف: ہمیں ابھی تشدد ختم کرنا ہوگا!

یہ مستقبل ہے اور ہم سب کو مل کر رحم دل سمندر کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ نرم سمندر ہماری اندرونی حکمت اور تمام مخلوقات اور جانداروں کے لئے محبت کے ذریعے زندگی گزارنے کی ہماری صلاحیت ہے۔ انسان ایک دوسرے کے ساتھ پر سکون رہتے ہیں۔ کوئی بھی کسی کو بھی جائیداد یا استعمال کی چیز کے طور پر نہیں دیکھتا ہے۔ انسان، دوسرے جانور اور فطرت ہم سب کے لئے مقدس ہیں۔ ہم کسی کو استعمال یا قتل نہیں کرتے ہیں یا ان سے چوری نہیں کرتے ہیں۔ ہم چھوٹی جماعتوں میں رہنے والے ایک دوسرے کو بانٹتے، اور پیار کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ جب ہم کسی دوسرے کے دکھ اور موت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میری دوسری کتابیں، "The Interconnectedness of Life, The Lost Love, Our Path to Freedom: How We Can Live a Freer and More Peaceful Life" پڑھی ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ ہم کسی بھی طرح کے تشدد کا کیوں جواز نہیں پیش کر سکتے ہیں۔ ہم صرف تب تشدد کر سکتے ہیں جب ہمیں اپنے آپ کو بچانا ہو۔ تاہم، جب ہم کسی بھی مخلوق سے قطع نظر، کسی اور مخلوق پر تشدد کرتے ہیں تو، یہ نہ تو عقلمندی ہے اور نہ ہی ذہانت، اور نہ ہی یہ دوسرے انسان کے ساتھ ہمدردی ہے۔

ہر ایک جانتا ہے کہ ہم سب دوسروں کے ساتھ نرمی کی اقدار رکھتے ہیں۔ قتل یا شکار کبھی بھی ہمارے مفاد میں نہیں ہے۔ ہم فطرت کے لحاظ سے برے نہیں ہیں۔ لیکن ہماری ثقافت ہمیں دوسرے جانوروں سے لاتعلق رہنا سکھاتی ہے۔ مغرب میں، ہم اپنے قریبی گھر والوں اور دوستوں، بلیوں اور کتوں جیسے جانوروں، شاید قدرتی طور پر مفت گھومنے والے جانوروں- "وائلڈ لائف" سے بھی محبت کر سکتے ہیں، لیکن یہیں سے ہی محبت ختم ہوتی ہے۔ معاشرہ ہمیں دوسروں سے پیار کرنے کا کہتا ہے، لیکن دوسری طرف، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے اور مادہ پرست بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے بہت سارے افراد اپنی زندگیوں میں گم ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ افسردگی یا دیگر بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں اور آخر کار خودکشی کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ نیز، جب ہم مقاصد کو دوسرے جانوروں سے دور رکھنا جاری رکھتے ہیں تو، ہم اپنا مقصد بھی کھونے لگتے ہیں۔ لہذا ہم جانوروں کے کھانے اور تفریح، لباس، جانچ اور دیگر مقاصد کے لئے جانوروں کے استعمال کا جواز پیش کرتے رہتے ہیں، کیونکہ ہر ایک ایسا ہی کرتا ہے۔ ہم ایک ایسے پروگرام کی پیروی کرتے ہیں جو بچپن سے ہی ہمارے اندر داخل کیا جاتا ہے اور ہم کسی سے بھی سوال نہیں اٹھاتے کیونکہ ہمیں سکھایا نہیں جاتا ہے۔

مغرب میں ہم میں سے بیشتر لوگ بہت احتیاط کرتے ہیں کے ہم نے کس کے ساتھ اور کیا کھانا ہے؟"نہیں، مجھے کتے کا دودھ نہ دو، لیکن گائے یا بکری کا دودھ ٹھیک ہے۔ شوتر مرگ کے انڈے نہیں، لیکن مرغی کے انڈے ٹھیک ہیں۔" حتی کہ ہم ایسے کھانے پینے پر بھی اپنی تعریف کرتے ہیں جو بڑے پیمانے پر زبردست تکلیف اور تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ دھوکہ دہی کے لیبل جیسے، رینج فری، پنجرے سے پاک، نامیاتی یا انسانی ذبیحہ، جانوروں کی زراعت کرنے والے لوگوں کے جھوٹ ہیں۔ اعتدال میں جانوروں کا کھانا کھانا بھی غیر معقول اور غیر منطقی ہے۔ کیا ہم اعتدال میں چوری، قتل اور عصمت دری کی حمایت کرتے ہیں؟

یہاں تک کہ جب لوگ خفیہ ذبح کی فوٹیج دیکھتے ہیں، یا جانوروں کی زراعت کے منفی اثرات کے بارے میں پڑھتے ہیں تو، پھر بھی زیادہ تر جانوروں کی کھانوں کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات ان لوگوں کے لیے زیادہ ٹھیک ہے جن کو معاشرہ زیادہ دیر تک سیکھاتا رہتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں، پھر بھی ہم اس میں ملوث رہتے ہیں۔ کیوں؟

انسان تشدد کا جواز پیش کیوں کرتا ہے؟ تشدد، تشدد ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ کس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہم کب ٹھیک ہوں گے اور آخر کار سارے جانداروں کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہیں گے۔ لوگ کب ٹھیک ہوں گے، "پودوں میں بھی جذبات ہوتے ہیں!"، "لیکن حضرت عیسیٰؑ نے بھی مچھلی کھائی"۔ "لیکن پروٹین کا کیا ہوگا؟" "خنزیر کے گوشت کا کیا ہوگا؟" یہ سب پاگل پن نہیں؟ یہ سب محض بہانے ہیں تاکہ ہم جانوروں کو کھاتے رہ سکیں۔

جانوروں کو انسانی طور پر ذبح کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے، یا جب ہم ان کا دودھ، انڈا یا شہد چوری کرتے ہیں یا کسی سے یہ کام کرواتے ہیں، تو ہمیں کبھی بھی خوشی نہیں مل سکتی۔ جو کوئی اس کے برعکس سوچتا ہے اسے یہ کتاب پڑھتے رہنا چاہیے۔ رحم دل سمندر کی جانب واپسی عقائد یا رائے کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ دوسرے جانوروں سے ہمارے تعلقات کی حقیقت کے بارے میں ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جو لوگوں کو بتائے کہ کیا کرنا ہے، بلکہ اس کا مقصد ہمیں اپنی ساری زندگی میں فطری دانشمندی اور ہمدردی کو بیدار کرنا ہے۔ کبھی کبھی، لوگوں کو ایسا لگتا ہے جیسے میں قدرے سخت ہوں، لیکن یہ صرف لوگوں کے اپنے اندر موجود دیگر مخلوقات سے محبت اجاگر کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

یہ نقصان کو کم کرنے کے بارے میں ہے جتنا ہم کر سکتے ہیں۔اور ہمارے دلوں میں یہ محسوس کراناہے کہ اس صورتحال کا سب سے اخلاقی حل کیاہے۔ بعض اوقات، ہر مشکل کا صحیح جواب یا حل نہیں ہو سکتا، لیکن جب بھی مشکل حالات پیدا ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن چیز بر گر، ہوٹ ڈو گز، انڈے، شہد، اور ہر قسم کی دودھ کی مصنوعات کھانا، اور دوسرے جانوروں کا مالک بنانا، ہماری مشکل کو ٹھیک کرنے کا بہترین حل نہیں ہے اور یہ بالکل بھی محبت اور شفقت نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اگر کوئی پیش کردہ کچھ نظریات سے متفق نہیں ہے تو بھی، ان نظریات کو پوری طرح سے بدنام نہ کریں، بلکہ ان کے بارے میں غیر جانبدار اور کھلے ذہن کا مظاہرہ کریں۔ عام طور پر ایک مثبت اور محبت بھرا پیغام دینے کے میرے ارادوں کے باوجود ، بعض اوقات منفی اور سخت حقائق پر توجہ دی جانی چاہئے، تاکہ ہم ایک زیادہ انسانی اور محبت کرنے والی ذات میں ارتقا کر سکیں۔ میرا یہ بھی مشورہ دہے کے ہم اس کتاب کے کسی حصے کو نہ چھوڑیں جو ہمارے موجودہ عقائد کی وجہ سے ہمارے لئے پڑھنے میں تکلیف دہ ہے، یا ہمارے موجودہ عقائد کی وجہ سے کتاب کو کور سے لے کر کور تک پڑھنے سے گریز کریں، بلکے کھلے دماغ کے ساتھ ان خیالات کو ہمدردی اور محبت سے گلے لگائیں۔

رحم دل سمندر کی جانب واپسی میری دوسری کتابوں کا سلسلہ ہے: کہ کیوں ہمیں غیر انسانی جانوروں کے استعمال اور تشدد کو جواز بنانا چھوڑنا چاہئے اور یہ زمین پر واقعتاً جنت کیسے پیدا کرے گا۔ جب تک یہ نہیں ہوتا، انسانیت کبھی خوشی کا فائدہ نہیں اٹھا سکے گی اور نہ ہی ہم ایک دوسرے کے ساتھ سکون اور محبت کے ساتھ زندگی گزار سکیں گے۔

ہمیں روحانی طور پر اس ظالمانہ اور نقصان دہ زندگی سے، محبت کی زندگی کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔ آج کے دن ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا ہم واقعتاً تشدد، اخلاقی اور روحانی زندگی گزارنا چاہتے ہیں، یا جمود کے ساتھ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ زمین کو تباہ و برباد کرنا اور ایک دوسرے کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ انتخاب ہمارا ہے، اور صرف ہم ہی پہلا قدم اٹھا سکتے ہیں۔

باب نمبر 1: محبت کے ساتھ رہنا

ہر کسی مرد یا عورت کا اس دنیا یا اخلاقی مسائل کے بارے میں اپنی زاتی رائے اور خیالات ہیں۔ مگر ایک چیز تو پکی ہے کہ ہم دل کی گہرائیوں سے کسی کو نقصان پہنچانے یا محبت کرنے کا فرق تو جانتے ہیں۔ جب ہم کسی انسان یا جانور کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو ہم اپنے دل میں یہ بات جانتے ہوتے ہیں کہ یہ اچھی چیز نہیں ہے کسی کو نقصان پہنچانا کبھی بھی درست نہیں ہوتا۔ اس کی کوئی بھی وجہ ہو۔ کسی کی چوری کرنا کبھی بھی درست نہیں تھا۔ البتہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جب ہم کسی جانور سے پیار کرتے ہیں تو یہ ایک اچھی چیز ہے۔ جب ہم کوئی چیز لیتے ہیں جو جائز طور پر ہماری نہیں ہے۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ زیادہ تر لوگ اس تصور کو جانتے ہیں۔ لیکن ہم کیوں لگاتار بہانے ڈھونڈتے ہیں جب جانوروں کو کھانے کی بات آتی ہے جیسے گوشت، انڈے، شہد، دودھ اور اس سے بنی چیزیں وغیرہ وغیرہ۔ جب بات جانوروں کی آتی ہے تو کیوں ہم ان کو مستثنا قرار دے دیتے ہیں۔

ہم اپنے برتاو کا عزر پیش کرتے ہیں کیوں کے ہم اس معاشرے میں بڑے ہوے ہیں جو دوسرے جانداروں کو اپنے سے کم تر سمجھتا ہے یا پھر استعمال کی اشیاء، یا اپنا کھانا۔ ہم میں سے کچھ لوگوں کو جنگلی جانوروں، اپنے پالتو کتوں اور بلیوں، قدرت اور درختوں سے ہمدردی ہے۔ حتی کے ہمارے اندر سور، گائے، اور ٹرکی کے لیے بھی پیار ہے۔ لیکن پھر بھی ہم لگاتار فارم کے جانوروں کو کھانے کا عذر پیش کرتے ہیں۔ کیوں؟ کیا یہ منافقت نہیں ہے؟ ہم پیار کرنے کے لیے تڑپتے ہیں تاہم، اپنے معاشرے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں اور خاندان کی وجہ سے ہم یہ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ صرف اس لیے کیوں کہ بچپن سے ہی ہم پر ایک پوشیدہ پروگرام مسلط کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم اس سسٹم کے جرم میں شریک ہیں۔ انفرادی طور پر ہم مختلف نظر آنے سے ڈرتے ہیں جب بات ہمارے کھانے کی انتخاب پر آتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کے شاید لوگ ہم پر طنز کریں گے یا ہمارع مزاق اڑائیں گے، ہمارے مختلف کھانے کے انتخاب پر۔

ہمارا تمام معاشرہ، خاندان اور دوست، ہماری زندگی کا ہر لمحہ کھانے سے منسلک ہے۔ جانی پہچانی خوشبو، ذائقے، جانوروں کے گوشت کے ساتھ منسلک ہیں اور ہمارے بنیادی وجود کا مرکز ہیں۔ ہم محبت کرنے والی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں لیکن جب کھانے اور دوسرے جانوروں کی بات آتی ہے تو ہمیں ہمیشہ الٹا سکھایا جاتا ہے۔

کھانا صرف گوشت، دودھ یا انڈوں کے بارے میں نہیں ہوتا، جو ہم ہر کھانے میں کھاتے ہیں۔ یہ جانوروں کے بارے میں ہے، جن سے ہم چوری کرتے ہیں اور آخر کار انھیں استعمال کرنے کے لئے مار دیتے ہیں۔ ہم میں سے بیشتر خود جانوروں سے چوری نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں ہلاک کرتے ہیں۔ ہم کسانوں اور ذبح خانوں کے کارکنوں کو ایسا کرنے کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی طرح ہیں جو قاتل کی خدمات حاصل کرتے ہیں جو ہماری طرف سے کسی کو قتل کرتا ہے۔

ہم اسے مضحکہ خیز نہیں دیکھتے کیونکہ یہ سب بند دروازوں کے پیچھے ہوتا ہے، اور ہر کوئی اس میں شریک ہے اور اس طرح یہ معمول، فطری اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یہ کھانے، کھانے کی تربیت دی جاتی ہے جب ہم چھوٹے بچے تھے، اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، ہم جانوروں کے کھانوں کے زیادہ عادی ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رات کے وسط میں لوگ پنیر برگر خریدنے کے لئے، چپس، یا دودھ کے چاکلیٹ کے لئے، کارنر اسٹور پر جاتے ہیں۔

محبت زمین کی سب سے طاقتور قوت ہے۔ اگرچہ کائنات کی چیزوں کو ظاہر ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے، محبت ہر چیز کو شفا بخش دیتی ہے۔ جب ہم غیر مشروط طور پر تمام مخلوقات سے محبت کرتے ہیں تو، محبت ہمارے پاس کئی گنا بڑھ کر واپس آتی ہے۔ ہم جذبات کا فوری اثر محسوس نہیں کر سکتے ہیں، لیکن ایک بار جب ہم اپنے جانوروں کو ہمدردی کے شعبے میں شامل کر لیں گے تو محبت اتنی ہی مضبوط ہو جائے گی۔

جب میں تکلیف اور تشدد دیکھتا ہوں تو میں روتا ہوں۔ انسانی ہوں یا غیر انسانی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جانوروں کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہے اور وہ شدید اذیت کا شکار ہوتے ہیں، ان کو ذبح کرنے کے لیے ٹرکوں پر لے جایا جاتا ہے۔ تکلیف، تکلیف ہے، موت، موت ہے، اور چوری، چوری ہے۔ ہمیں اس سارے پاگل پن کو روکنا چاہئے۔ ہمیں ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہئے۔ یہاں تک کہ درختوں، مٹی اور کیڑوں کو بھی ہماری محبت کی ضرورت ہے۔

ہمیں زمین پر عاجزی سے چلنا چاہئے،اور کم سے کم نقصان پہنچانا چاہئے۔

جب لوگ کسی خاص گروہ کی طرف تشدد کا جواز پیش کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب جانوروں کی بات آجاتی ہے جن کا ہم استعمال کرتے ہیں۔تو یہ صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جب ہم چھوٹے بچے تھے تب سے ہمارے اندر ایک غیر مرئی پروگرام ڈالا گیا ہے۔ ہمیں جانوروں کے کھانوں کو کھانا سکھایا جاتا ہے، لیکن اس طریقے سے کے ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہم ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، ہماری ثقافت بچوں اور یہاں تک کہ بالغوں کی اس معاملے میں حوصلہ افزائی کرتی ہے اور ان کو مختلف قسم کے غیر واضح پیغام دیتی ہے۔ یہ پیغامات ہمیں ایسا بنا دیتے ہیں کے ہم کسی چیز کی پرواہ نہ کریں اور ہم اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں۔ ہم دوسرے جانداروں کو ہلاک کرتے ہیں، جنگلات اور سمندروں کو تباہ کرتے ہیں اور ہر طرح کی مادی اشیاء خریدتے ہیں جو آخرکار زمین اور سمندروں میں آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ ایسا کرنے پر کوئی بھی ہم میں سے خوف محسوس نہیں کرتا۔ ہم اپنے دلوں میں سے سچائی اور پیار کی تلاش کے بجائے،ان کے جرم میں شریک ہوتے ہیں اور ان کی پیروی کرتے رہتے ہیں۔

ہمارے لئے کیوں مسئلے کی جڑ تک پہنچنا مشکل ہے؟ ہم کیوں نہیں سمجھتے کے اس کے تمام زندگی پر کتنے برے اثرات پڑتے ہیں۔ ہم اتنے اندھے کیوں ہیں؟ ہم کیوں زیادہ ہمدردانہ زندگی گزارنے کے لئے تیار اور بیدار نہیں ہو سکتے؟ انسان جانوروں کی موت کا جواز کیوں پیش کرتے ہیں؟

ہمیں خود سے یہ سوالات پوچھنے چاہیے اور جوابات ڈھونڈنے کے لئے گہری حد تک جانا چاہیے۔ اور ہر جاندار کے لیے محبت کو جگانا چاہیے۔ پوشیدہ پروگرام سے دور رہنا اور زندگی گزارنے کا ایک اور طریقہ تلاش کرنا اس سوال کے جوابات ہیں۔ لیکن کیا ہم واقعی ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی سے ایک روحانی اور پُرامن زندگی گزار سکتے ہیں یا ہم زندگی کے سارے جال کی تباہی تک نہیں روکے گے؟

باب نمبر 2: خدا کی تخلیق

مذہبی اور بہت سے روحانی ماننے والوں کے مطابق، خدا نے زمین اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا جو اس میں آباد ہیں۔ اس کی وجہ سے، خدا کی طاقت ہر جگہ موجود ہے۔ ہم خدا کی نافرمانی کرتے ہیں جب ہم بغیر کسی وجہ کے کسی دوسری مخلوق کو مارتے ہیں یاں پھر ہم جب ماحول کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میرے مطابق خدا کی طاقت ہر جگہ موجود ہے۔ خدا ایک آدمی یا کوہ قافی نہیں ہے جیسا کہ زیادہ تر لوگ مانتے ہیں۔ یہ جنس پرست، پرجاتی پرست یا نسل پرست ہوگا۔

کبھی کبھی میں خدا کو صرف سادگی کے لئے "وہ" کہتا ہوں، لیکن خدا کسی بھی طور پر انسان نہیں ہے کیونکہ ایسا کہنا جنس پرست ہوگا۔ خدا کوئی لڑکی یا غیر انسانی جانور بھی نہیں ہے۔

زمین کیسے وجود میں آئی، ہم واقعتاً نہیں جانتے ہیں۔ بائبل اس بارے میں واضح نہیں ہے۔ جینیسیس کے آغاز میں 1:29-30

خدا نے ہر کسی کو سبزی خور بنایا۔ خدا نے کہا، "میں آپ کو پوری زمین پر ہر بیج دینے والا پوداا ور ہر درخت بیج والے پھلوں کے ساتھ دیتا ہوں۔ وہ کھانے کے لیے آپ کے ہوں گے۔ اور زمین کے تمام درندوں اور ہوا کے تمام پرندوں اور زمین پر چلنے والی تمام مخلوقات کے لئے۔ ہر وہ چیز جس میں زندگی کا سانس ہے۔ میں ہر سبز پودے کو کھانے کے لیے دیتا ہوں۔"

وہ کیوں اپنی تخلیق کردہ مخلوق کو نقصان اور ہلاک کرنا چاہے گا؟ کیا وہ رحم کرنے والا، محبت کرنے والا، اور پیار کرنے والا خدا نہیں ہے؟

یہاں تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا، "لہذا وہ لوگ جو میرے شاگرد بننا چاہتے ہیں، خون بہانے سے اپنے ہاتھ دور رکھیں اور خداوند کے لئے جو انصاف کرنے والا اور کثرت سے دینے والا ہے گوشت اپنے منہ میں داخل نہ ہونے دیں، جو حکم دیتا ہے کہ انسان صرف پھلوں اور بیجوں کے ذریعے ہی زندہ رہے گا۔"

(The Gospel of the Nazarenes 38:1-6)

حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ بھی کہا، "''ایک نیا حکم میں آپ کو دیتا ہوں: ایک دوسرے سے پیار کرو۔ جیسا کہ میں نے تم سے پیار کیا ہے لہذا آپ کو ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے" (John 14:34)

اگرچہ عیسی علیہ السلامُ نے مچھلی کھائی ہو یا لوگوں کو مچھلی پیش کی ہو، شاید یہ صرف زندہ رہنے کی وجہ سے ہو اور شاید اس وجہ سے کہ وہ پودوں کے کھانوں کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ تاہم، آج کی جدید دنیا میں، خاص طور پر مغرب میں، اور آپ میں سے جو لوگ یہ کتاب پڑھ رہے ہیں، ہمارے پاس پودوں کے کھانوں کی خریداری کرنے یا محبت سے اپنے پودے اگانے کی صلاحیت ہے۔

یہاں تک کہ آپ میں سے ان لوگوں کو بھی جو خدا یا کسی آسمانی قوت پر بھی یقین نہیں رکھتے اور ارتقا کو صرف اسی طرح قبول کرتے ہیں جس طرح سے ہم سب نے جنم لیا ہے (حالانکہ یہ سچ نہیں ہے)، پھر بھی ہم سب کو ہمدردی سے زندگی گزارنی چاہیئے۔

> ''کبھی بھی کسی کو اپنے سے کمتر نہ سمجھو۔ اندرونی آنکھ کھولیں اور آپ خوبصورتی کو تمام مخلوقات میں چمکتے ہوئے دیکھیں گے۔"
>
> **اسلامی صوفی بزرگ مصری**

آپ کے عقائد یا مذاہب جو بھی ہیں، ہم جانتے ہیں کہ اس جدید دور میں جانوروں کی مصنوعات کو استعمال کرنا اخلاقی طور پر ناقابل قبول ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ دوسرے لوگ کیا کرتے ہیں۔ یا ہماری ثقافت اور روایات ہمیں کیا سکھاتی ہیں، ہمیں اخلاقی اور روحانی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ دنیا میں رہنے کے ایک نئے انداز کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔

یہاں تک کہ اگر گرجاگھروں، عبادت خانوں، مندروں، پادریوں، ربیوں کے بقول آپ کو گوشت یا جانوروں کی دیگر اشیا ضرور کھانی چاہیئں، تب بھی ہمیں ان سے دور رہنا ہو گا۔ اگر ہم ذہین مخلوق ہونے کا دعوی کرتے ہیں تو، ہمیں غلط سے صحیح جاننا چاہئے۔

بائبل میں، اصلی عبرانی لفظ کا ترجمہ "غلبہ" کے طور پر ہوتا ہے جس کے مطلب رکھوالی یا سرپرست کے ہیں اور اس کا کبھی بھی مطلب دوسرے جانوروں پر تسلط اور انتہائی تشدد کا نہیں ہے۔

"آپ کو اخلاقیات رکھنے کے لیے دین کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ صحیح سے غلط کا تعین نہیں کرسکتے ہیں تو پھر آپ کو مذہب نہیں ، ہمدردی کا فقدان ہے۔

گمنام

"اور تتگتگربھا کی وجہ سے ہی بودھ گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔"

ماجوجری ، تبتی بدھ مت

"تمام مخلوقات کو خطرہ لاحق ہے۔ زندگی سب کو عزیز ہے۔ جب کوئی شخص اس پر غور کرتا ہے ، تو وہ قتل نہیں کرتا ہے اور نہ ہی مارنے کا سبب بنتا ہے۔"

بدھ ، دھمپاڑا ، 129۔

بدھ مذہب کے پانچ اصول ہیں، پہلے دو اصول اس کتاب سے متعلق ہیں۔

1. میں مشاہدہ کرتاہوں، کسی بھی جاندار کو مارنے یا نقصان پہنچانے سے پرہیز کرتاہوں۔

2. میں مشاہدہ کرتاہوں، جو چیز مالک نہیں دینا چاہتا اسے لینے سے پرہیز کرتاہوں۔

رستافاری تحریک میں، "اٹل "ایک خوراک ہے۔اگرچہ شدت میں فرق ہے، لیکن یہ ایک ایسا فلسفہ ہے جہاں ہر کوئی وہی کھاتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے بغیر اسے پکائے۔کسی تیل یا نمک کی اجازت نہیں ہے! یہ لفظ "اہم خوراک "سے نکلا ہے۔اگرچہ جانوروں کی کچھ مصنوعات جائز ہیں، لیکن بہت سے لوگ جو اٹل کھاتے ہیں وہ سبزی خور ہیں۔اس کا مطلب صرف خالص، قدرتی اور صاف ستھرا کھانا ہے۔رستافاری لوگوں نے اس کو بائبل کی آیت 1:29 سے لیا ہے۔

جیسا کہ ول ٹٹل، پی ایچ ڈی نے بیان کیا، مغربی سائنس نے بڑے جانوروں کو کم کرنے اور ان کو استعمال کرنے کے ماحول میں ارتقا پائی ہے، اور اس طرح اس کا رجحان ان جانوروں کی لازمی سمت کو روکنا ہے۔ لامحدود خدائی معمے کو عام طور پر فیصلہ کن اور خدا کو انسانی خصوصیات دے کر ختم کر دیا جاتا ہے، جیسا کے انسانی اقتدار۔ انسانوں کو اپنی ذات کے بارے میں سوچنا چاہیے جو اس چھوٹی سی زندگی کے بعد جنت یا دوزخ کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چنے جائیں گے۔ اور درخت، جانور اور ماحول سمیت باقی تمام قدرت سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔ تخفیف سائنس کی طرح، جو خود اور دنیا کے مابین تقسیم پر زور دیتی ہے، روایتی مغربی مذہب خالق اور تخلیق، خدا اور دنیا کے الگ ہونے پر زور دیتا ہے۔ خدا اور ہم سب کے مابین بنیادی رابطہ منقطع ہونے کا یہ اعتقاد علیحدگی کے وہم کو تقویت دیتا ہے جسے تخفیف سائنس نے بھی فروغ دیا ہے۔

باب نمبر 3: فطرت کے ساتھ اکٹھے رہنا

ہم تمام مخلوق کے ساتھ فطرت میں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ ہمیں نسل پرست بننے کی ضرورت نہیں ہے، بالکل اسی طرح جیسے ہمارے لیے، جنس پرست یا ہم جنس پرست ہونا ضروری نہیں ہے۔ جس طرح بہت سے دوسرے جانور زندگی کی دیگر شکلوں کے ساتھ کام کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں بھی ان کے ساتھ ہم آہنگی سے کام کرنا چاہیے۔

اگرچہ کچھ جانور دوسرے جانور کھاتے ہیں، لیکن وہ صرف رزق یا جبلت کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔ وہ مزے لینے کے لیے نہیں کھاتے جیسے ہم کرتے ہیں۔ وہ کچا گوشت، خون اور ہڈیوں کو کھاتے ہیں اسی وقت زمین پر۔ وہ ان کی آنکھیں، دم، جلد یا کھال کو نہیں ہٹاتے ہیں، جیسے ہم کرتے ہیں

ان کے پاس پنجے اور نوکیلے دانت ہیں، جب وہ اپنا شکار دیکھتے ہیں تو ان کی رال بہتی ہے۔ جب شیر ایک دوسرے کا استقبال کرتے ہیں تو وہ سامنے والے کے پچھواڑے کا سونگھتے ہیں۔ کیا ہم کسی دوسرے انسان کا استقبال کرتے ہیں تو اس کا پچھواڑا سونگھتے ہیں؟ نہیں!

ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درجہ بندی موجود ہے جہاں انسان دوسرے تمام جانوروں اور قدرت سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ خیالی درجہ بندی کے اندر بھی، ایسے انسان موجود ہیں جو دوسرے انسانوں سے افضل ہیں۔ مثال کے طور پر، سفید چمڑی والوں کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ دوسری تمام نسلوں سے برتر ہیں، اور مرد خواتین سے زیادہ بہتر اور غالب ہیں۔ اس کا موازنہ ملک کی خیالی سرحدوں سے کیا جاسکتا ہے۔ فطرت میں جانور مسخرے کے کپڑوں میں بیوقوف پولیس محافظوں کے طرح خیالی سرحدیں تشکیل نہیں دیتے، جو بتاتے ہیں کہ کیا کرنا ہے یا کہاں جانا ہے۔ وہ آتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں وہیں جاتے ہیں۔

کیا ہم توقع کر سکتے ہیں کہ ہم فطرت کے ساتھ رہیں تاکہ ہم جنگلات کو تباہ اور ماحول کو آلودہ نہ کریں۔ مجھے نہیں لگتا کیونکہ ہم ہر ایک دن ماحول خراب کرتے ہیں۔ ہم ہر سیکنڈ میں ایک ایکڑ یا دو کے لگ بھگ خطرناک شرح سے درختوں کو کاٹ رہے ہیں۔ ہم پلاسٹک کا بہت زیادہ سامان خریدتے ہیں جو زمین پہ پھینک دیتے ہیں یا سمندروں میں۔ علاقے، مذہب، غربت وغیرہ کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کو جنگ میں مارتے ہیں۔ بڑی ملٹی نیشنل کارپوریشنز اور حکومتیں ہمیشہ جیتتی ہیں۔

ہم کب سیکھیں گے کہ ہمیں زندگی کی تمام صورتوں کے مطابق کام کرنے اور زمین کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے؟ ہم اپنے ہی گھر کو کیوں تباہ کر رہے ہیں؟ ہمیں مزید مادی دولت اور زمین کی ضرورت کیوں ہے، زیادہ ردی خریدنے کے لئے؟ جو طویل مدت میں حقیقی خوشی پیدا نہیں کرتی؟ محض چند لمحوں کی خوشی کے لیے ہم زندگی کے سارے نظام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ، ہم اپنی اندرونی نسائی حکمت صوفیہ (یونانی معنی ہوشیار، ہنرمند، ذہین، اور عقلمند) کو ختم کر دیتے ہیں جو پوری زندگی میں محبت بھرتی ہے۔ جب ہم دوسرے انسانوں کے خلاف پر تشدد ہیں تو ہم اپنے خلاف تمام جنگوں اور تشدد کو کیسے روک سکتے ہیں؟

جیسی کرنی ویسی بھرنی

مندرجہ حوالہ پڑھ کر، ہمیں احساس ہونے لگتا ہے کہ ہم جو بھی مثبت یا منفی عمل کرتے ہیں۔اس کے بدلے میں ہمیں وہی ملتا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کا کیا مطلب ہے، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ، میں نے اس کی قدیم روحانی اہمیت کو گہرائی سے جڑا ہوا محسوس کیا۔یہ بات مجھ پر واضح ہوگئی اور میرے دل کو بہت پیاری۔میں کسی بھی طرز زندگی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔میرا شعور میرے اندرونی وجود میں اتنا جکڑا ہوا ہے، کہ، وقت کے ساتھ، اب میں زندگی اور کائنات کے جال کے کسی بھی حصے کو نقصان پہنچانے کی خواہش نہیں رکھتا ہوں۔میں اس ناقابل یقین اور وافر دنیا کو سب کے ساتھ بانٹتا ہوں۔اگر میں نے نقصان پہنچایا، تو میں خود کو بھی تکلیف دوں گا۔یہی وجہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے اب بھی پرانے زخم ہیں جو ہمیں ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اور بچپن کی عادات کو توڑنے کی ضرورت ہے۔

"جب ہم خریداری ، اورکھانا کھاتے ہیں تو ہم حقیقت میں اس کے بارے میں اندھے ہونے کا انتخاب کرتے ہیں ، ہم اپنے آپ کو نہ صرف اس وحشت اور تکلیف کی طرف مائل کرتے ہیں بلکہ آس پاس کی دنیا کی خوبصورتی کو بھی نہیں دیکھتے۔اس دھرتی کی بے حد محبت کو درحقیقت دیکھنے اور اس کی تعریف کرنے سے قاصر ہونے کی وجہ سے ہم جنگلات اور سمندروں کو تباہ اور فطری دنیا کو منظم طریقے سے تباہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس درد سے بے نیاز ہوکر جو ہم روزانہ بے دفاع جانوروں پر کرنے کا سبب بنتے ہیں، ہم اس تخلیق کی خوبصورتی اور روشنی سے بھی بے نیاز ہوجاتے ہیں جس پر ہم ظلم کرتے ہیں اور جس سے ہم ہر کھانے میں منقطع ہوجاتے ہیں۔

ول ٹٹل ، پی ایچ ڈی World Peace Diet کے مصنف۔

فطرت میں بقائے باہمی کا ہمارے لئے کیا مطلب ہے؟ میرے نزدیک اس کا مطلب زندہ رہنا یا زندگی کے ساتھ جڑے رہنا، اور اس کو محسوس کرنا ہے۔ جہاں ہمیں آزادانہ طور پر، انسانی مداخلت کے بغیر، اور دوسری مخلوقات اور زمین کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کا اختیار ہو۔ یہ سب کچھ اس طریقے سے ہو جس سے بہت تھوڑا نقصان یا بلکل نقصان نہ ہوتا ہو، جہاں سے زمین اور ہم سب کو فائدہ ہوتا ہو۔

لیکن ہم واقعی نہیں جانتے کہ تمام مخلوقات کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کا کیا مطلب ہے، کیوں کہ ہم یقینی طور پر ایسا نہیں کرتے ہیں۔ محبت کے ساتھ جڑنے کے لیے اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنا مشکل ہے، خاص طور پر چونکہ ہم ایک ایسے معاشرے میں رہ رہے ہیں جس میں خوف، تشدد، اور طرح طرح کے مخلوط اور الجھے ہوئے پیغامات ہم میں شامل کیے جاتے ہیں۔ انسان صرف اسی لئے ایسا کرتے ہیں کیونکہ ہم میں سے اکثریت ایسا کرتی ہے۔ ہم کسی بھی تعلیم /پروگرام پر سوال نہیں کرتے ہیں کیوں کہ ہمیں اپنی دنیا میں الہامیشعبے کو فروغ دینے کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے

الہام کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، میں آپ کی سفارش کرتا ہوں کہ آپ ڈاکٹر ول ٹٹل کی کتاب " *Your Inner Islands*" پڑھیں۔ کتاب درج ذیل لنک پر حاصل کریں: http://bit.ly/yourinnerislands

اپنے بصیرت کی پرورش کا مطلب یہ ہے کہ ہم اعلی توانائی کی سطح پر ہوں گے اور جب ایسا ہوتا ہے تو بیداری ممکنہ طور پر ہو سکتی ہے۔ اس سے انسان سبزی خور یا آخر کار پھل خور بن سکتا ہے۔ بہت سارے اداروں کو یہ پسند نہیں ہے اور جھوٹ اور پروپیگنڈہ پر مبنی، گوشت، دودھ اور انڈوں کی صنعتیں اپنے پیغام کو فروغ دینے کے لئے سخت جدوجہد کرتی ہیں۔

ہاں، ہم سب فطرت کے ساتھ رہ سکتے ہیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ ہماری انا، روایات، اور ثقافتی پروگرام کے سوا ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ انسان ہر ایک کے لئے محبت کے ساتھ ذہین اور ہمدرد انسانوں کی طرح ترقی کر سکتا ہے۔ اسی کو میں جنٹل گارڈن کہتے ہوں (اس کے بارے میں باب 10 میں)۔

باب نمبر 4: لیکن انسانی حقوق کے مسائل بارے میں کیا؟

جب لوگ سبزی خوروں پر چیختے ہیں، ،،لیکن انسانی حقوق کے مسائل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ کو صرف جانوروں کی پروا ہے! "جب آپ اس کے بارے میں سوچتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ، یہ لوگ انسانوں کی مدد کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ درحقیقت، جانوروں کی زراعت کی حمایت نہ صرف دوسرے جانوروں بلکہ انسانوں کے لئے بھی پر تشدد ہے۔ جانوروں کے فارموں اور ذبح خانوں میں کس قسم کے لوگ کام کرتے ہیں؟ ان کے احساسات دبے ہوتے ہیں، وہ خوفناک حالات میں کام کرتے ہیں اور اکثر ذہنی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لوگ کیوں سوچتے ہیں کہ سبزی خور صرف غیر انسانی جانوروں کی پرواہ کرتے ہیں؟ باہر جب، ہم اپنے آپ کو "جانوروں کے حقوق کے کارکن " کہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم انسانوں کی بالکل بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

تاہم، یہ سچ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ، کچھ سبزی خوروں کو پرواہ نہ ہوتی ہو، لیکن زیادہ سبزی خور لوگ جن سے میں بات کرتا ہوں، وہ انسانی حقوق کے امور کی پرواہ کرتے ہیں۔

اگر ہم ان جانوروں سے جو ہم کھاتے ہیں اس کا تجزیہ کریں تو ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ یہ بھی انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ خوفناک ذبح خانوں اور جانوروں کے فارموں میں کس قسم کے لوگ واقعی میں کام کرنا پسند کریں گے؟ یہ بے قصور لوگ ہیں، لیکن کچھ لوگ اپنے خاندان کو کھانا کھلانے کے لئے مایوسی کے عالم میں یہ نوکری لے لیتے ہیں۔ جب وہ اس طرح کی ملازمتوں پر کام کرتے ہیں تو، انہیں اپنے جذبات کو دبانا پڑتا ہے۔ میں کچھ لوگوں کو جانتا ہوں جو کبھی ذبح خانوں میں کام کرتے تھے، کچھ تو قتل گاہ پر بھی، پہلے تو جانوروں کا مشاہدہ اور ذبح کرنا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن انہیں اپنے جذبات کو دبانا پڑتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد، وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ زندگی کا ایک حصہ ہے، جو کچھ لوگوں کو کرنا ہے۔ لیکن کیا اس طرح ہونا چاہیے؟

اس طرح کے کام نہ صرف لوگوں کے لئے محبت اور ہمدردی کے حقیقی احساسات کو دبا دیتے ہیں، اور خاص طور پر جانوروں کے لیے جن کو ہم قتل کر رہے ہیں، بلکہ یہ ہمارے اپنے حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ ذبح کرنے والی لائنیں اتنی تیزی سے چلتی ہیں کہ لوگ خود کو شدید زخمی لیتے ہیں۔ کچھ تو بڑے حادثات میں دم بھی توڑ جاتے ہیں۔ ذبح خانہ کا کام، خاص طور پر امریکہ میں، کسی بھی صنعت کا سب سے خطرناک کام ہے۔ کاروبار کی آمدنی ایک سال کے بعد 100 فیصد ہیں۔ جانوروں کی زراعت انسانی حقوق کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

ایک اور چیز جس پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔ زیادہ تر لوگ جو کھیت اور ذبح خانوں کی سہولیات پر جانوروں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں اور ان کو مار دیتے ہیں ان کا رجحان گھروں اور اپنے محلوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہت سارے ملازمین میں پی ٹی ایس ڈی (پوسٹ ٹرومیٹک اسٹریس ڈس آرڈر) ہوتا ہے اور ان کو بار بار خواب آتے ہیں، شراب نوشی کرتے ہیں یا اپنے شریک حیات یا بچوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔

جیسا کہ اب ہم سمجھ گئے ہیں، نہ صرف جانوروں کی زراعت فارم اور ذبح کرنے والے مزدوروں کے لئے درست نہیں، بلکہ یہ دنیا کی بھوک کا سب سے بڑا سبب بھی ہے۔

دنیا بھر میں بیشتر اناج اور دال مویشیوں کو کھلایا جاتا ہے، جبکہ لوگ بھوکے رہ جاتے ہیں۔ کیا ہمیں اس کے بجائے تمام بھوکے انسانوں کو کھانا نہیں کھلانا چاہیئے؟

جانوروں کی زراعت میں بہت وسائل کی ضرورت پڑتی ہے۔اس کے لئے سبزیوں کے کھانوں کے مقابلے میں زیادہ پانی، زمین، تیل اور کیمیائی مادوں کی ضرورت ہے۔ نیز، زیادہ تر چیزیں جو جانوروں سے آتی ہیں۔ جیسے کے ان کی ہڈیاں، چہرے، دم اور دیگر حصوں کو عام طور پر انسانی استعمال میں نہیں لایا جاتا۔ لہذا، یہ ایک بہت ہی بیکار صنعت ہے۔ ناقابل تناول حصوں میں سے کچھ پھینک دیئے جاتے ہیں یا جانوروں کی چربی جس سے کچھ اجزاء تیار ہو جاتے ہیں اس کو کار کے ٹائروں، سڑکوں، کینڈیوں اور پالتو جانوروں کے کھانے میں بیکار مصنوعات کے طور پر شامل کر دیا جاتا ہے مثال کے طور پر، ہم پودوں سے فی ایکڑ زیادہ خوراک بھی اگا سکتے ہیں، خاص کر جب پھلوں کی بات آتی ہے، اس کی بجائے کے ہم جانوروں کی مصنوعات کھائیں۔ لہذا یہ نہ صرف انسانی حقوق، بلکہ ماحولیات کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ہر چیز ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ لہذا، جب ہم کسی غیر انسانی جانور کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ہمارے افعال کے بہت زیادہ منفی نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

یہ سچ ہے، اگر ہم جانوروں کو خود ذبح نہیں کر رہے تو بھی۔

مندرجہ ذیل اقتباس نے خوبصورتی سے اس کا خلاصہ کیا۔

ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم دوسروں کے ساتھ جو بھی کرتے ہیں، براہ راست یا بلاواسطہ، اس کا مثبت یا منفی نتیجہ ہوتا ہے۔ لہذا، اگر ہم محبت کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو، ہمیں دوسروں کو بھی ایسا ہی رہنے دینا چاہیے۔ دوسروں میں غیر انسانی جانور بھی شامل ہیں جن کے ساتھ ہم اس زمین کو بانٹتے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انسانوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، اور جانور ہمارے بغیر بہتر ہوں گے۔ کسی طرح سے، یہ سچ ہے۔ وہ ہمارے بغیر بہتر ہوں گے۔ پھر بھی، ہم یہاں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور ہمیں اس میں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہوگا اور زمین پر ممکنہ حد تک ہلکے پھلکے رہنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

"کیا انسان حیرت انگیز جانور نہیں ہے؟ اس نے اپنے جانوروں اور ان کے کھانے کو بچانے کے لئے لاکھوں افراد کے ذریعے جنگلات کی زندگی - پرندے ، کینگروز ، ہرن ، ہر طرح کی بلیوں ، کویوٹس ، بیورز ، گراؤنڈ ہگس ، چوہوں ، لومڑیوں اور ڈنگو کو ہلاک کیا۔پھر وہ اربوں گھریلو جانوروں کو مار دیتا ہے اور ان کو کھاتا ہے۔اس کے نتیجے میں لاکھوں افراد ہلاک ہو جاتے ہیں ، کیونکہ ان تمام جانوروں کو کھانے سے مہلک صحت کے حالات جیسے دل کی بیماری ، گردے کی بیماری ، اور کینسر کی بیماری جنم لیتی ہے۔ تو پھر انسان ان بیماریوں کا علاج تلاش کرنے کے لئے مزید لاکھوں جانوروں کو اذیت دیتا ہے اور مار دیتا ہے۔دوسری جگہوں پر ، لاکھوں دوسرے انسان بھوک اور غذائیت کی وجہ سے ہلاک ہورہے ہیں کیونکہ وہ جو کھانا کھا سکتے ہیں وہ گھریلو جانوروں کو موٹا کرنے کے لئے استعمال ہورہا ہے۔اسی دوران ، کچھ لوگ انسان کی بے وقوفیت پر غمزدہ ہنسی کا شکار ہو رہے ہیں ، جو اتنی آسانی اور تشدد سے مار دیتا ہے ، اور سال میں ایک بار ، زمین پر امن کے لیے دعا کے کارڈ بھیجتا ہے۔

سی ڈیوڈ کوٹس ، اولڈ میکڈونلڈ کا فیکٹری فارم

دوسرے انسانوں سے نفرت یا بدگمانی کرنے کے کوئی مثبت فوائد نہیں ہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ کسی کے بھی جانوروں کا کھانا کھانے کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی ثقافت اور نیک مقصد لوگوں نے بچپن سے ہی ایسا کرنا سکھایا ہے۔ کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو ہم نے خود ہی کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ لہذا، ہم پروگرام پر غصہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ صرف ایک پروگرام ہے۔ جب ہم انسانوں کے لئے ہمدردی رکھتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ صرف ایک حالت سے کام کر رہے ہیں تو، ہم ان میں اپنے آپ کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، اور اسی وجہ سے، ہمیں ان کے لئے بھی ترس آتا ہے۔

سبزی خوروں کی اکثریت انسانوں کی پرواہ کرتی ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے لوگوں سے مایوسی کا شکار ہیں جو ابھی تک بیدار نہیں ہوئے اور ویگنزم کو قبول نہیں کیا ہے۔ گہرے سبزی خور انسانوں کی تکلیف اور تباہی کی حالت زار سے جاگ اٹھے ہیں، اور انہیں جانوروں کی زراعت کے منفی اور نقصان دہ مضمرات کے بارے میں واضح فہم ہے۔ اس کی وجہ سے ہی ہم واقعی نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ دوسرے لوگ رابطے کیوں نہیں کر سکتے اور ویگانزم کو گلے کیوں نہیں لگا سکتے۔

جب لوگ جواز پیش کرتے ہیں، بہانے بناتے ہیں اور جانوروں کی مصنوعات کھاتے رہتے ہیں تو، اس سے بہت سے سبزی خور ناراض، مایوس اور غمزدہ ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات، میں جانوروں کے لئے اداسی اور افسردگی کا بھی سامنا کرتا ہوں۔ اگرچہ مجھے احساس ہے کہ لوگ صرف ایک پروگرام پر کام کر رہے ہیں اور اجتماعی طور پر، ہم میں سے بہت سے لوگ جانوروں کی زراعت کے مضر اثرات کو بھانپ رہے ہیں۔

ایک اور چیز جو بطور افراد ہمیں محسوس کرنا چاہئے، وہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثریت پریشانی کا شکار ہے۔ ہم میں سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ایک دباؤ والی نوکری، خاندانی اور ازدواجی مسائل، اور رقم اور مالی مشکلات کی وجہ سے۔

گہری سبزی خوری کی اصطلاح World Peace Diet کے مصنف ڈاکٹر ول ٹٹل نے سب سے پہلے استعمال کی، جو ویگانزم کے ایک مراحل میں سے ایک ہے۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں ایک شخص دوسروں کو دھیان سے سننے کے بعد، جس میں زیادہ تر اپنی ذاتی زندگی کے بیانات ہوتے ہیں، ویگنزم کے اصل معنی کو بیان کرتا ہے۔ ہم اس شخص سے سوالات پوچھ سکتے ہیں تاکہ ہم ان کو حل کرنے کے طریقے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں، اس طرح، اس شخص کے اندر محبت کے زیادہ موثر ویگان بیج لگانے کے قابل ہوں گے۔ نیز، جب ایک شخص پہلے ہی کئی سالوں سے ویگان رہا ہے، تو دوسروں کے ساتھ ویگانزم بانٹتے وقت وہ غیر جانبدارانہ اور اپنے انداز میں محبت کرتے ہیں۔

اس سے بھی بد تر، ہم انتہائی زیادتی زدہ جانوروں کی لاشوں کو کھا رہے ہیں۔ ہم ان کے خوف، تکالیف، تنہائی، افسردگی، کینسر اور بیماری سے دوچار ہیں اور ہم حیرت زدہ ہیں کہ انسانوں میں اتنا سب کچھ کیوں ہے؟ اسی لیے ہمیں دوسرے لوگوں سے ہمدردی رکھنی چاہیئے کیونکہ وہ تکلیف میں ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کس کے بارے میں سوچ رہے ہیں یا وہ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس طرح، ہمیں ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کے ساتھ سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔

اکثر یہ ذکر کیا جاتا ہے، کہ جانوروں کے حقوق انسانی حقوق ہیں، اور یہ زمین کے حقوق ہیں۔ یہ سب ایک دوسرے سے وابستہ اور بہت ملتے جلتے ہیں۔ درحقیقت، انسان بھی جانوروں جیسے ہیں، جیسا کہ ہمارے پاس حسی اور مرکزی اعصابی نظام موجود ہے جیسے دوسرے جانوروں کے پاس ہے، ہم بھی کھانے کھاتے ہیں اور اسے داخلی طور پر ہضم کرتے ہیں، اور چلنے پھرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

نیز، جب ہم جانوروں کی زراعت کی حمایت کرتے ہیں، جو انتہائی تشدد کا نظام ہے، تو یہ ہمارے ذہن اور ثقافت میں ایک ایسا پوشیدہ درجہ بندی کا نظام تشکیل دیتا ہے جہاں انسان دوسرے انسانوں اور فطرت سے بالاتر ہوتا ہے۔ بڑے ملٹی نیشنل کارپوریشن چھوٹے کاروباروں پر قبضہ کرتے ہیں ان کو فتح اور تقسیم اور قتل کرتے ہیں اور سب کو بے حد تکلیف دیتے ہیں۔ وہ ماحولیاتی تباہی اور ماحولیاتی نظام کو تباہ کرنے کا سبب بنتے ہیں، جس کے اوپر تمام زندگی کا دارومدار ہے۔ چھوٹے کاشتکار کاروبار سے باہر چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ کچھ مالکان پریشان ہیں اور اس کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اتنے بڑے کارپوریشنز، ہر چیز اور سب کو اجارہ دار بناتے ہوئے اپنا اقتدار سنبھال لیتے ہیں۔ نظام بہت خراب ہے۔ حکومتیں، دواسازی، کیمیائی کمپنیاں اور جانوروں کی زراعت ایک دوسرے کے ساتھ بستر پر پڑی ہیں۔ یہ کمزوروں کے تسلط کا ایک نظام ہے، جہاں کسان ہمیشہ ہار جاتا ہے اور بڑے لڑکے جیت جاتے ہیں۔

اگر ہم انسانوں کے بارے میں بالکل بھی پرواہ کریں تو، یقیناً ہم سبزی خور ہوں گے۔ لیکن اگر ہم کھانے پینے اور دیگر مصنوعات کے لیے جانوروں کو استعمال کرنے اور ہلاک کرنے کے اس وحشیانہ عمل کی حمایت کرتے رہیں گے تو، ہم خود کو ختم کر لیں گے اور حیرت کریں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ ،جب ہم جانوروں کو مار رہے ہیں،جنگلات کو تباہ کر رہے ہیں،اور ایک دوسرے کو بھی تباہ کر رہے ہیں، تو ہم حیرت زدہ ہیں کہ ہمیں جو پریشانی ہو رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم حکومتوں اور بڑی کارپوریشنوں کو الزام دیتے ہیں۔ لیکن نہیں، انفرادی طور پر، ہم مسئلہ ہیں۔ ہم اپنے کھانے کی چوری اور قتل کی حمایت کرتے ہیں، جس سے ماحولیاتی نقصان ہوتا ہے۔ ہم اربوں جانوروں کو غلام بناتے ہیں،اور اس کے بدلے میں، ہم ان کو کھانے سے تمام بیماریوں سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ یہ دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر فاقہ کشی کا سبب بنتا ہے اناج اور دالوں کی وجہ سے، جو ہم کھیت والے جانوروں کو کھلاتے ہیں، جو بھوکے مرنے والے انسانوں کو کھلایا جا سکتا ہے۔ ہم خود سے مذاق کر رہے ہیں، اگر ہمیں لگتا ہے کہ جانوروں کے حقوق کا انسانی یا ماحولیاتی حقوق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا کے لئے، جاگ جاو! آپ کے سر ریت میں ہیں یا آپ کی انگلیاں آپ کے کانوں میں ہیں۔ آپ ٹیلی ویژن پر پروپیگنڈا اور حکومت کی جھوٹی خبریں سنتے ہیں۔ جاگو! آپ کو برین واش کیا جا رہا ہے۔

لیکن میں آپ کو سمجھتا ہوں، کیوں کہ میں بھی آپ جیسا تھا، سب کی طرح کھا رہا تھا۔ لیکن اب میں اخلاقی اور روحانی طور پر بیدار ہوں اور جو ہو رہا ہے اس سے آگاہ ہوں۔ 2009 سے، میں ایک سبزی خور ہوں۔ اب میں دوسری جذباتی مخلوق کے استعمال اور ان کی ہلاکت کی حمایت نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام جانور آزاد زندگی گزاریں۔ میں زمین پر عصمت دری کرنا نہیں چاہتا ہوں۔

اپنی زندگی کے پہلے چھبیس سالوں تک، میں لاشوں اور جانوروں کے حصے کھا رہا تھا۔ نہیں، مینڈک یا کتے نہیں، بلکہ مرغی اور گائے، ام، یم یم! نہیں، یقینی طور پر، بلی کا دودھ نہیں، بلکہ گائے کا دودھ! ہم منافق، اور چور، اور قاتل ہیں۔ ہاں ہم واقعتاً ہیں، یہ میری رائے نہیں ہے۔

ہم ہٹلر کی مذمت کرتے ہیں کہ اس نے بے گناہ لوگوں کو مارنے کے لیے فوجیوں کی خدمات حاصل کیں، پھر بھی ہم یہی کرتے ہیں جب ہم کسانوں اور مذبح خانوں کے کارکنوں کو اپنے کھانے کے لئے اذیت دینے اور قتل کرنے کی ادائیگی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جانوروں کو اذیت دیتے اور مار دیتے ہیں، کیونکہ اس کی بڑی مانگ ہے۔ ان خوفناک مقامات پر کارکنوں پر غصہ نہ کریں۔

جانوروں کی مصنوعات خریدنے والے افراد وہی ہیں جو ان کو ملازمت دے رہے ہیں۔ ہمیں اپنے اعمال کا تجزیہ کرنا ہوگا اور شفقت مند سبزی خور کی زندگی جینا ہوگی۔ یہ ہمارے لئے آزادی کا واحد راستہ ہے۔ اس طرح یہ ہماری اپنی ذہانت اور اندرونی دانشمندی کی بھی خلاف ورزی ہے۔ یہ ہمارے اندرونی روحانی مقدس کو بے حس اور تباہ کر دیتا ہے۔

اس ساری بکواس کے ساتھ بہانے بنانا بند کرو! میں یہاں مکمل طور پر ایماندار اور سچا ہوں۔ میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ اربوں جانور خوفناک موت سے مر جائیں۔ میں کینسر، دل کی بیماری یا فالج کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کو ہسپتال میں داخل نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں نہیں چاہتا کہ ہماری زمین صرف ہیمبر گر، مچھلی کے کھانے، پنیر اور انڈوں کے سبب تباہ ہو جائے۔ میں سب سے پیار کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہم امن اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزاریں۔

باب نمبر 5: احمسہ ڈیری

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ،احمسہ ڈیری کیا ہے ؟احمسہ ایک قدیم سنسکرت کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے چوٹ یا عدم تشدد۔اس کے بر عکس ہمسہ ہے، جس کا مطلب ہے تشدد یا چوٹ۔

ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس میں چوٹ نہ ہو۔جب بھی ہم گائے کا استعمال کرتے ہیں تو ہم ان کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے، کسی سے چوری کرنا کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ہم نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے چوری کرے،اور لہذا ،کسی اور سے چوری کرنا اچھا نہیں ہے۔جب ہم دودھ لیتے ہیں یا پنیر، مکھن یا دہی جیسی کوئی چیز بناتے ہیں تو، ہم صرف ان مصنوعات کو حاصل کرنے کے لئے بے حد تکلیف اور اذیت کے ذریعہ جانوروں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

جب بھی ہم کسی جانور سے دودھ لیتے ہیں تو، عام طور پر اس کے بچے کو کچھ دن بعد یا کبھی کبھی پیدائش کے کچھ گھنٹے بعد اس کی ماں سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ بچہ سارا دودھ چوس لے، دودھ جو انسان پینا چاہتے ہیں۔ لہذا ہم اسی وقت بچہ کو مار ڈالتے ہیں یا اگر بچہ نر ہے تو، انہیں ان کی ماں سے دور لے جایا جاتا ہے، چھوٹی سی جگہ میں جکڑا جاتا ہے، اور آخر کار گوشت کے لئے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ اگر بچہ مادہ ہے تو، اسے اپنی ماں کی طرح ہی ڈیری انڈسٹری میں ڈال دیا جائے گا۔ عام طور پر، تین سے پانچ سال کے بعد ماں کو بھی مار دیا جاتا ہے۔ گائیں کو کم از کم بیس سال زندہ رہنا چاہیے۔ اگر ہمارا بچہ چوری کر لیا جائے اور کھانے کے لئے ہلاک کر دیا جاے تو ہم اسے کس طرح پسند کریں گے۔ لیکن یہ جانوروں کے ساتھ بڑے پیمانے پر ہر جگہ ہوتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ ہمیں دودھ، پنیر، مکھن، دہی، آئس کریم، گھی اور دیگر دودھ کی مصنوعات کا ذائقہ پسند ہے۔

ہماری طرح گائیں صرف ایک مقصد کے لئے دودھ دیتی ہیں، اپنے بچوں کو پلانے کے لیے جب تک وہ ٹھوس غذا کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ان کا دودھ ہمارے لئے نہیں، کتے کے دودھ سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ یہ زمین پر ہر پر جاتی کے لئے سچ ہے۔ ہم پر جاتیوں سے مخصوص ہیں۔ ہم سب دودھ چھوڑنے تک صرف اپنی ماؤں سے مخصوص دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

میرے ایک اچھے دوست اور استاد، ڈاکٹر ول ٹٹل، جو World Peace Diet کے مصنف ہیں، ان کا ایک دوست ایک مشن پر بھارت گیا تھا۔ وہ بہت سے چھوٹے خاندانی کسانوں کے پاس گیا جن کے پاس کچھ گائے تھیں اور ان سے صرف دو سوال پوچھے۔ "آپ گائے کے بچے کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟" اور "آپ ماں کے ساتھ کیا کرتے ہیں جب وہ دودھ دینا چھوڑ دیتی ہے؟ شرمندگی سے، کسانوں نے آخر کار جواب دیا، "ہم ان دونوں کو ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہم گائے کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ سڑکوں پر گھومتی ہیں۔ ان کے پاس کھانے کو زیادہ نہیں ہوتا سوائے کوڑے کے۔ لہذا وہ بہت سے پاؤنڈ کوڑے اور پلاسٹک کو کھا جاتی ہیں۔

ہندوستان میں گائوں کو ہندوستانی لوگوں کے لئے مقدس سمجھا جاتا ہے، لیکن جیسا کہ آپ نے ابھی پڑھا، چھوٹے گھریلو کسان بھی بہت سی گاؤں کو ذبح کے لیے لے کر جاتے ہیں۔ یہ جو مغرب میں گائے اور دوسرے جانوروں کے ساتھ ہم کرتے ہیں اس سے مختلف نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے، اب بہت سارے لوگ ہندوستان اور دنیا کے دیگر حصوں میں مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

بھارت دنیامیں سب سے زیادہ گوشت پیدا کرنے والا ملک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ دوسرے ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ کچھ ہندوستانی ریاستوں میں، جانوروں کے گوشت کا استعمال بھی عام ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، جانوروں کو کچھ نقصان پہنچائے بغیر جانوروں کے گوشت سے بنی مصنوعات خریدنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ تمام فارم کے جانور قبل از وقت ذبح کے لیے بھیج دیے جاتے ہیں، یا انھیں پہلے پنجرے میں ڈال دیا جاتا ہے، اور پھر ذبح کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں، یہ ناگزیر ہے۔ یہ سب جانوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ مختصر زندگی اور خوفناک اموات کا شکار ہیں۔

اگر ہم اخلاقی طور پر مہذب انسان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو، دودھ یا جانوروں کی کسی بھی مصنوعات کو کھانے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ ہمیں رحم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم غیر انسانی جانوروں سے پیار نہیں کرتے یا ان کو پسند نہیں کرتے، ہمیں انسانیت اور زمین کی خاطر ان کو کھانا چھوڑنا چاہئے۔ جیسا کہ وضاحت کی گئی ہے، ہر چیز ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے، اور جو کچھ ہم دوسرے جانوروں کے ساتھ کرتے ہیں وہ درحقیقت ہم اپنے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ ناگزیر ہے، کیونکہ اگر ہم دوسرے جانداروں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش بند نہیں کرتے تو، ہم دیکھیں گے کہ انسانیت کی حیثیت سے، ہماری بقا کی امید بھی کم ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو، بحیثیت ایک مخلوق ہمارے پاس زمین پر زیادہ وقت نہیں بچے گا۔

باب نمبر 6: لیکن مرغی کے انڈوں کا کیا ہو گا؟

لوگ کھانے اور دیگر مقاصد کے لئے غیر انسانی جانوروں کے استعمال کا ہمیشہ جواز پیش کرتے ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ ہم میں سے اکثریت جانوروں سے محبت نہیں کرتے۔ ایک بار پھر، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب کو چھوٹی عمر سے ہی ایسا کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔

آیئے ایک فرضی صورتحال کا جائزہ لیتے ہیں۔ ایک جو شاذونادر ہی ہو، اگر کبھی ہوتی ہے تو۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی دوسرے انسان سے چوری کرنا یا اسے مارنا کبھی بھی درست نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا ہو گا اگر ایک مرغی نے صرف اپنا انڈا دیا اور اس سے دور چلی گئی۔ کیا پھر وہ انڈا کھانا ٹھیک ہو گا؟ ہمیں پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انڈا جانور سے آیا تھا۔ یہ اس کا انڈا ہے، ہمارا نہیں۔ اگر جانور صرف اس سے دور چلا گیا، تو یہ شاید سب سے زیادہ اخلاقی انڈا ہو گا۔ لیکن کیا انڈا کھانا ٹھیک ہے؟ بلاشبہ، اگر جانور صرف اس سے دور چلا جائے تو یہ شاید کھانے کے لحاظ سے سب سے زیادہ اخلاقی انڈا ہو گا۔ لیکن پھر وہی سوال۔ کیا انڈا کھانا ٹھیک ہے؟

اس منظر نامے میں ہمیں بہت سارے عوامل پر غور کرنا ہوگا۔ جب ہم انڈے کو دیکھتے ہیں تو کیا ہم اسے کھانے کی طرح دیکھتے ہیں: کسی ایسی چیز کی طرح جو مزیدار اور قابل تناول ہے؟ چھوٹی عمر میں کیا ہمارے معاشرے میں انڈا کھانا سکھایا گیا؟ اگر یہ ٹوٹا پڑا ہوا ملے، زمین پر پھیلا ہوا، تو کیا ہم اسے اس کی خام حالت میں کھالیں گے؟ اگر یہ ابھی پورا انڈا زمین پر پڑا ہے، اور ہماری ثقافت نے ہمیں ایسی چیز کھانا نہیں سکھایا تو، غالبا ہم اس کو کھانا نہیں سمجھیں گے۔ وہ بھورے یا سفید رنگ کے ہوتے ہیں، اور ان سے میٹھی مہک نہیں آتی ہے یا زیادہ تر انسانوں کے لئے قابل تناول نظر نہیں آتے جب تک کہ ہمیں ایسی چیز کھانے کے لیے پروگرام نہ کر دیا جائے۔

ہماری فطری جبلت کے برعکس، جو پکے، رنگین، میٹھے چکھنے والے پھل اور ان کی شاندار خوشبو کے طرف جاتی ہے۔

انڈا پکا ہوا ہے کے نہیں؟ ہم صرف اسے دیکھ کر نہیں بتا سکتے۔ انڈے میں ایک جان ہے۔ اس میں توانائی ہے بالکل جیسے ہر کسی چیز میں۔ لیکن ان جانوروں کے برعکس جو واضح طور پر جذباتی مخلوق ہیں، پودوں میں مرکزی اعصابی نظام اور دماغ کی کمی ہے، لہذا میں ذاتی طور پر یہ نہیں مانتا کہ وہ جذباتی ہیں۔ اگرچہ پودوں اور جانوروں دونوں میں زندگی کی توانائی موجود ہے، لیکن وہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ پھر بھی، ہمیں نقصان کو کم سے کم کرنے کی ضرورت ہے، اور اس وجہ سے، پھل کھانے کے لیے بہترین غذا ہیں۔ آہستہ سے انہیں درخت سے اتارتے ہوئے، ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر پھلوں کو روایتی طور پر کیمیائی مادے سے اُگایا جاتا ہے، تو پھر بھی یہ عام طور پر ایک نقصان دہ خوراک نہیں ہے۔ اگرچہ یقیناً، میں اس طرح سے کھانے میں اضافے کی تائید نہیں کرتا ہوں، کیوں کہ کیمیکل ماحول کو تباہ کرتے ہیں اور بہت سے جانوروں کو زہر دیتے ہیں اور مزدوروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

انڈے کو بیکنگ میں شامل کیا جاتا ہے، اور ہم ان کو کھرچنے، دھوپ کی طرف، آسان، زہریلے، نرم یا سخت، ابال کر یا دیگر طریقوں سے کھاتے ہیں۔ ان کو کھانے کے قابل بنانے کے لیے ہمیں کم از کم نمک اور شاید کالی مرچ ڈالنی ہوگی۔

انڈے اسی سوراخ سے نکلتے ہیں جہاں سے مرغی پیخانہ اور پیشاب کرتی ہے۔ یہ صاف ستھرا یا خوشگوار نہیں ہے۔ اگر آپ واقعتا.اس کے بارے میں سوچتے ہیں تو یہ نامعقولہے۔

اگر ہم مثالی حالت میں واپس آتے ہیں تو، مرغی نے اپنا انڈا دیا اور وہاں سے چلی گئ۔ یہ اس کا انڈا ہے، ہمارا نہیں! حتی کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرنے کے لیے جلد ہی واپس آسکتی ہے یا اسے دینے کے دوران کھو جانے والے غذائی اجزاء کی بازیابی کے لئے اسے کھا سکتی ہے۔ اگر وہ اس کے پاس واپس نہیں آتی ہے تو، انڈا زمین میں ری سائیکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انڈے کے اندر کچھ قوت موجود ہوتی ہے، لہذا یہ انڈا کھانا اخلاقی نہیں ہے۔ انڈا ممکنہ طور پر بچے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ جب ہم ایک انڈے کو قابل تناولکھانے کی حیثیت سے دیکھتے ہیں، تب ہم مرغی اور دوسرے جانوروں اور ان کے خارج کردہ مواد کو بھی کھانے کی طرح دیکھ سکتے ہیں۔ غیر انسانی جانور ہمارے لئے یہاں نہیں ہیں۔ ان کے جسم اور خارج کردہ مواد ہمارے استعمال کے لیے نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ جواز بن جائے اگر ہم صحرا میں بھوکے مر رہے ہوں۔

تاہم، ہم میں سے بیشتر اس کتاب کو پڑھتے ہوئے ایسی حالت میں نہیں ہیں۔ ہمارے پاس وسائل ہیں کہ سبزیوں اور پھلوں کو سپر مارکیٹوں سے خریدیں یا اپنی پیداوار کو اگائیں۔

"زندگی اس انڈے میں ہے، لہذا ہمیں مرغی کے پیچھے بھاگنا چاہیئے اور اسے واپس دینا چاہیئے۔" ٹام نے کہا، میرے ایک جوان اور عقلمند چھوٹے دوست نے۔ دوسروں سے چوری کرنے کے بجائے، ہمیں واپس دینا چاہیئے۔ ہم دوسروں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ہم فطرت کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ یہ ہمیشہ ہوتا ہے کہ میں کیا حاصل کر سکتا ہوں، اور میرے بارے میں، میرے، میرے! ہم ایک دوسرے کی مدد کرنے یا فطرت کی دیکھ بھال کرنے اور پھلوں کے درخت لگانے کے بارے میں کبھی نہیں سوچتے ہیں۔ ہمیں دوسرے انسانوں سے زیادہ ہمدردی ہونی چاہیئے اور چوری اور قتل کو بند کرنا چاہیئے۔ دوسرے جانور ہمارے لئے یہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ ایک علامتی رشتہ بنانا چاہیئے، بطور پراسرار شریک باشندے، وسائل اور کھانے کی حیثیت سے نہیں۔ اگرچہ ہمیں ہر حالت میں اپنی پوری کوشش کرنی ہے، ہمیں کسی کو صرف ایسی چیزوں کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیئے جو ہم استعمال کر سکتے ہیں، اور کھا سکتے ہیں۔ جانور جو بھی پیدا کرتے ہیں، اور جو بھی ان سے نکلتا ہے یہ ان کا ہے، ہمارا نہیں۔

جب تک کہ ہمارے درمیان زیادہ سے زیادہ روحانی رابطے کا احساس نہ ہو جائے، دوسرے جانوروں، اور فطرت، جس کے ساتھ ہم اس دنیا کو بانٹتے ہیں، تب تک ہم وحشی قاتل بنے رہیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف رائے میں رہیں گے۔ ہم وحشی ہیں کیوں کہ ہماری ثقافت نے ہمیں دوسری مخلوقات کو الگ طرح دیکھنا سکھایا ہے۔ اور ہم اس پر کوئی سوال کیے بغیر ہی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم خود کو دوسری مخلوقات میں دیکھنے کے لیے روابط بنانے سے قاصر ہیں۔ چونکہ ہم سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، ہم باقی تمام جانداروں میں ہیں، وہ ہم میں ہیں، اور ہم ان میں ہیں۔ یہ باہمی ربط ہمیں یاد دلاتا ہے، کہ اگر ہم دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ہم خود بھی اپنے ایک حصے کو تکلیف پہنچائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ سبزی خوروں کا مقصد جانوروں کے استعمال، اور ان کو املاک کی طرح دیکھنے پر، لوگوں کو روکنا ہے۔

باب نمبر 7: مچھلی جانور نہیں ہے، لعنت ہے !

2009 کے بعد سے، ایک سبزی خور کی حیثیت سے، میں نے بہت سارے لوگوں کا بہانہ کے "وہ کیوں سبزی خور نہیں ہو سکتے ہیں" کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ کچھ سبزی خور مچھلی کو جانور نہیں سمجھتے ہیں۔ تو کیا مچھلیاں معدنیات ہیں یا سبزیاں؟ کیا واقعی یہ لوگ بیوقوف ہیں؟ یا کیا وہ صرف اپنے دماغ میں آنے والی پہلی چیز کو منہ سے نکالتے ہیں۔ نیز، وہ ابھی تک سبزی خور نہیں ہیں، اور جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے، سبزی خور اب بھی بہت سے جانوروں کو نقصان پہنچاتا اور ہلاک کرتا ہے۔ وہ جو کر رہے ہیں وہ ان لوگوں سے بہتر نہیں ہیں جو دوسرے جانور کھاتے ہیں۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ جانوروں اور زمین کے لئے بہت بڑی خدمات انجام دے رہے ہیں تو اپنے آپ کو بیوقوف نہ بنائیں۔ آپ نہیں کر رہے ہے !

جب ہم کسی سمندری جانور کی زندگی لیتے ہیں تو ہم ان کو اپنے اہل خانہ اور دیگر جانوروں کے ساتھ سمندر میں گھومتے ہوئے آزادانہ زندگی گزارنے کے مواقع کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ کسی پودے کو کھانے سے بہت مختلف ہوتا ہے، خاص کر جب پھل کی بات

آجائے۔ پھل بالکل نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ آپ پھل کو آہستہ سے درخت سے اتاریں گے اور بعد میں بیج کو کھود کر لگادیں گے یا فطرت کے لئے پھینک دیں گے۔ لیکن آج کل کی اس جدید دنیا میں۔ ملازمین جلدی سے جھاڑی، درخت یا بیل کو تباہ کر کے پھل کو توڑ لیتے ہیں۔

نیز، جب ہم کسی جانور کو مارتے ہیں تو ہم ان کے اہل خانہ کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں جو شاید ان کی زندگی کا حصہ ہوتے ہیں۔ ہم ایک زندگی لے جاتے ہیں اور باقی سب کو بھی نقصان اور تباہ کرتے ہیں۔ یہ کیسی شفقت اور محبت ہے؟

اس سے پہلے کہ کوئی کہے کہ مچھلی کو درد محسوس نہیں ہوتا ہے، ذرا ایک مچھلی یا دیگر آبی مخلوق کے بارے میں سوچو جن کو پانی سے نکالا جاتا ہے۔ زندہ رہنے کی کوشش کرنے کے لئے اور کھائے جانے سے بچنے کے لیے وہ جھٹکتے یا پھڑکتے ہیں اس امید کے ساتھ کے ہو سکتا ہے کہ وہ پانی میں واپس فرار ہو جائیں۔

صرف ان لوگوں کی ویڈیوز دیکھیں جو براہ راست آکٹپس، کلام یا دوسرے جانور کھا رہے ہیں۔ جانور کھا جانے سے بچنے کے لئے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے یا پیالوں یا پلیٹوں سے لپٹ جاتا ہے۔ لوگ ان باشعور مخلوق کو کھانا اور جائیداد کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور ان کو دیکھ کر ہنس پڑتے ہیں۔ اگر انسان خود کے ذہین ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو، ہم میں سے بیشتر کیوں نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ان کے لیے اذیت کا باعث بن رہے ہیں۔

اگرچہ آبی جانور اور پودے دونوں ہی کی آواز انسانی سماعت کے لئے قابل شناخت نہیں ہے، جب کٹتے/مارے جاتے ہیں تو جانور تڑپتے ہیں جب کہ پودوں کو ایسا نہیں ہوتا۔ یہ انوکھی اور خوبصورت مخلوق کسی مشین کا پرزہ نہیں ہے جیسا کہ لوگوں کا خیال تھا۔ وہ ہماری طرح درد محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح ہم جب کتے یا بلی کی دم پر قدم رکھتے ہیں تو وہ تکلیف میں چیخ اٹھتے ہیں۔

بظاہر انسان اپنے آپ کو ذہین سمجھتے ہیں۔ تو ہم ان سے تعلق کیوں نہیں جوڑ سکتے ؟ ہم جانوروں کے استعمال کا جواز پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہ تشویشناک ہے کہ ہم سمندری جانوروں کی ایک بہت بڑی تعداد کو ہلاک اور استعمال کرتے ہیں۔ سمندر سے ہٹائے جانے والے تمام جانور وزن کے حساب سے ناپے جاتے ہیں، مارے گئے جانوروں کی تعداد سے نہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال کم از کم 950 بلین کی موت ہوتی ہے۔ کچھ اندازے تین یا چار کھرب تک زیادہ ہیں۔ تمہیں یقین نہیں؟ معلومات کے لیے اس ویب سائٹ کو دیکھیں۔ www.countinganimals.com/how-many-animals-does-a-vegetarian-save

اگر ہم تمام زمینی جانور اور کیڑے مکوڑے بھی شامل کر دیں تو ہلاک ہونے والے جانوروں کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہم اتنے جانوروں کو مارنے کے تباہ کن نتیجے کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر مخلوق کی زندگی ان کے لئے اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ ہمارے لئے ہماری ہے۔ یہ مچھلی پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ جس شرح سے انسان دوسری مخلوق کو ختم کر رہے ہیں، اس سے لا محالہ تباہی پھیل جائے گی اور اس کے نتیجے میں ہمیں تباہ کر دے گی۔

اگرہم انسانوں کے بارے میں زرہ بھی پرواہ کریں تو، ہمیں اس زمین کو شریک کرنے والی تمام مخلوقات کو نقصان پہنچانااور ان کا کھانابند کرناہوگا، خاص کراس شرح سے جس سے ہم آج جانوروں کو مارتے ہیں۔

میری دوسری کتابوں میں، میں نے جانوروں کی زراعت کے بارے میں بات کی ہے۔ماہی گیری سمیت؛جوماحول کوتباہ اور زمین کو آلودہ کرتی ہے۔ماہی گیری کے بہت سارے منفی اثرات ہیں۔تاہم، ہم اپنے کھانے کے انتخاب اور اس عمل جس سے یہ سپر مارکیٹوں تک پہنچتاہے اس سے کوئی تعلق نہیں رکھ سکتے،اوراس طرح، ہم اس سب کے اثرات کے بعد تباہی کی بڑی تصویر نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ہم صرف باریک تفصیلات دیکھتے ہیں۔ہم ذبح خانوں کے ملازمین کی مذمت کرتے ہیں جو جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، سمندروں میں نقصان دہ کیمیکل ڈالنے کے لئے کمپنیوں کی،سالانہ وحشی،مہرذبح کی شکایت کرتے ہیں۔ہم اس پہیلی کی بڑی تصویر نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ہم اپنے استعمال کردہ جانوروں کی مصنوعات کو جڑمیں جاکر نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح بنتی ہیں اور اس سے پوری زندگی کو کس طرح تباہ کیا جاتاہے۔

یہ بالکل بلائنڈرز کی طرح ہے، جو گھوڑوں کی آنکھوں کے پہلو میں رکھے جاتے ہیں، جہاں وہ صرف اپنے آگے دیکھ سکتے ہیں۔ فارم کی ٹونا مچھلی کو عام طور پر پانچ پاؤنڈ دوسری مچھلی کھلائی جاتی ہے ہر ایک پاؤنڈ کے لئے۔ یہ زندگی کا ایک بہت بڑا ضیاع ہے اور انسانوں کو کھانا کھلانے کے لئے لاکھوں مچھلیوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ بہت ساری مچھلیوں کو پکڑتے وقت، غیر ہدف بنائے گئے جانور (جسے بائیچ کہتے ہیں) پکڑے جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ مر جاتے ہیں، جس میں بہت سی ڈولفن، کچھوے، چھوٹے وہیل اور سمندری برڈ شامل ہیں۔ بہت سے ممالک میں، لیبلنگ کے قوانین بہت نرم ہیں۔ پائیدار ماہی گیری اور مختلف لیبل بھی ماہی گیری کی صنعت کے ذریعے قائم کئے گئے جھوٹ ہیں۔ ان میں سے بہت سے طریقے اور تصدیق نامے پائیدار بھی نہیں ہیں یا پائیدار طریقہ کار استعمال نہیں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر یہ کمپنیاں اور تنظیمیں ایمانداری کے ساتھ پائیدار طریقے استعمال کر رہی ہیں، بہر حال، غیر انسانی جانور ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ ماہی گیری کو اپنے خاندان کے ساتھ تفریحی وقت سمجھا جاتا ہے۔

لیکن یہ مچھلی کے لیے کون سا لطف ہے؟ مچھلیاں دردناک اموات کا شکار ہوتی ہیں یا جب ان کے منہ میں کانٹا پھنستا ہے تو وہ شدید زخمی ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم کچھ اور سوچتے ہیں تو ہم اپنے آپ سے مذاق کر رہے ہیں۔

جانور آزاد زندگی گزارنے کے مستحق ہیں۔ بعد میں کھانے کے لئے، ایکویریم یا مچھلی کے فارموں میں نہیں، لیکن فطرت میں زندہ رہنے کے، بغیر کیمیائی مادے کے جو ہم ان کی رہائش گاہ میں پھینک دیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے برسوں پہلے میری ماں نے مجھے بتایا، اگر میں نے مچھلی پکڑی تو اسے جلدی سے ایک بڑی چٹان سے مار دوں تاکہ اس سے اسکی تکلیف دور ہو جائے۔ ہم بیچاری مچھلیوں کی زندگی کو کیوں برباد کریں؟ کیوں نہ انہیں اپنی فطری زندگی کو امن اور ہم آہنگی سے جینے دیں؟ دوسرے جانوروں پر غلبہ اور تباہی کیوں؟

ہو سکتا ہے کہ بھوک لگی ہو تو مقامی لوگوں یا جاسوسوں کے لئے جانوروں کا کھانا کھانا قابل قبول ہو۔ لیکن اس کتاب کو پڑھنے والوں کی اکثریت کے لئے جو جدید دور میں رہ رہے ہیں، ایسا کرنے کا کوئی عذر نہیں ہے۔ ہم صرف آبائی لوگوں کی بنیاد پر اپنی زندگیوں کا جواز پیش کرتے ہیں کیونکہ ہم اس عادت ڈالنے والے کھانے کو کھاتے رہنا چاہتے ہیں۔ مچھلی، آکٹوپس، کیکڑے، مولسک یا کسی دوسرے سمندری جانور کو کھانا، کسی دوسرے جانور یا جانور کی مصنوعات کو کھا جانے سے کم وحشیانہ نہیں ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب ہم مچھلیاں اور دوسرے آبی جانوروں کو محبت اور احترام کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ ان کی زندگی ان کی زندگی ہے۔ ان کا گھر ان کا گھر ہے۔ ہمیں ان کی جان لینے یا ان کے گھر میں زہر اگلنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر ہماری سوچ مختلف ہے تو، ہمیں اپنی زندگی اور اخلاقیات اور مچھلی سمیت دیگر جانوروں سے اپنے تعلقات کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

باب نمبر 8: پالتو جانور اور پناہ گاہ

بہت سے لوگ پالتو جانوروں کو دکانوں سے خریدنے کے منفی اثرات کو سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اب بھی پالنے والے جانوروں کو گھروں میں رکھنے سے متعلق بہت سے اخلاقی مضمرات کو نہیں پہچانتے، چاہے ان کو بچایا یا اپنایا جائے۔ اگرچہ ایک طرف، یہ ہر جانور کو ظلم یا موت کی زندگی سے بچاتا ہے، لیکن زیادہ تر پالتو جانور اور دوسرے بازیاب جانور، حقیقی آزاد زندگی گزارنے سے دور ہیں۔

پناہ گاہوں اور پالتو جانوروں کے منفی مضمرات بڑے پیمانے پر بحث شدہ عنوانات ہیں۔ میرے پاس ہر طرح کے جوابات یا حل نہیں ہیں۔

ہم خدا نہیں ہیں، یہاں پیدا ہونے والی تمام گندگی کو دور کرنے کے لئے، بلکہ لوگوں کو یہ بتانے کے لئے ہیں کہ غیر انسانی جانوروں کے استعمال اور املاک کی حیثیت کے بغیر زندگی گزارنے کا ایک اور طریقہ ہے۔

ایک چیز جس کا میں پہلے ہی ذکر کرنا چاہتا ہوں: میں مکمل طور پر جانوروں کی پناہ گاہوں کے خلاف نہیں ہوں۔ اگرچہ بچانے اور اپنانے کے متعدد مثبت پہلو ہیں، لیکن ایسا کرنے میں بہت زیادہ منفی مضمرات ہیں، جس پر میں جلد ہی گفتگو کروں گا۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ایک زندگی غم اور موت سے بچ جاتی ہے۔ لیکن اگر پناہ گاہ کا مالک سبزی خوری کو فروغ دینے اور اپنی وکالت کی بنیادی شکل کے طور پر پودوں کو فروغ نہیں دے رہا ہے تو پھر وہ پناہ گاہ اور ان کی ذاتی زندگی، دونوں میں بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہے۔

اس کے علاوہ، اگر بالآخر جانوروں کو فطرت میں دوبارہ آباد نہیں کیا گیا، تو پھر وہ اپنی پوری زندگی پنجروں یا چھوٹے باڑے میں قید رہیں گے۔ پہلے سے کہیں زیادہ لوگ اب شہری علاقوں میں رہ رہے ہیں، اور یہ وہ حالات ہیں جن میں، میں بنیادی طور پر پالتو جانوروں کے بارے میں بات کروں گا۔ اگرچہ ہاں، یہ ممکن ہے کہ انسانوں کے ساتھ علامتی تعلقات میں رہنے والے جانوروں کو تلاش کیا جا سکے، لیکن یہ جدید دور میں روزمرہ کے بیشتر حالات کی حقیقت سے دور ہے۔ بلیاں اور کتے کہیں بھی گھومنے پھرنے جا سکتے ہیں اور اپنے دیکھ بھال کرنے والوں کے پاس کھانا کھانے واپس آ سکتے ہیں۔ جانوروں کی رضامندی کے بغیر، ان کی جاسوسی اور ان کو بانجھ کرنا بھی ان کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ بالکل ایسے انسانی بچے کی طرح ہے جس کا ڈاکٹروں کے ذریعے ختنہ کیا جاتا ہے۔ یہ ان کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ان کی اجازت یا خوشنودی کے بغیر ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جانور یا انسان کے بچے کا کچھ کہنا نہیں ہے۔ ہم صرف وہی کرتے ہیں جو ہمیں ان کے لئے صحیح لگتا ہے۔ لیکن، ہم واقعی کیسے جان سکتے ہیں کہ جانوروں یا انسان کے بچے کے بہترین مفاد میں کیا ہے؟ تمام جانور آزادانہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق چلنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا واقعی بہت سے پالتو جانور اور پناہ گاہ والے جانوروں کو یہ آزادی حاصل ہے؟

بہت سے جانور، خاص طور پر کتے، باتھ روم/بیت الخلا استعمال کرنے کے موقع کے بغیر کئی گھنٹوں تک گھر میں تنہا رہتے ہیں، یا کسی خاص وقت تک کھانا نہیں کھا سکتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے جانور پٹے پہنتے ہیں، جو ان کی آزادی پر پابندی ہے، اور انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ بیٹھ کر احمقانہ حرکتیں کریں، اگر وہ واقعی آزاد ہوتے تو وہ کبھی نہیں کرتے۔ ہم انہیں جانوروں کی لاشوں سے بھرا ہوا، غیر فطری، اسٹور سے خریدا ہوا پالتو جانوروں کا کھانا کھلاتے ہیں، جو وہ کبھی بھی فطرت میں نہیں کھاتے۔ لہذا، اس سے وہ بھی انسانوں جیسے بن جاتے ہیں۔ اور چونکہ وہ "ہمارے" پالتو جانور ہیں، انہیں ہمارے معاشرے میں جائیداد سمجھا جاتا ہے۔ ہاں، ہم اپنے انسانی بچوں کو "اپنے بچے" سمجھ سکتے ہیں، لیکن یہ بالکل مختلف صورت حال ہے، کیوں کہ ہم نے ان کو جنم دیا ہے۔ بنیادی طور پر، ہمارے بچے ہمارا حصہ ہیں۔

اس سب سے بڑھ کر، جب ہم اپنے کتوں کو لے کر چلتے ہیں تو، دوسرے لوگ اسے دیکھتے ہیں اور اس طرح، اسے عام اور فطری سمجھتے ہیں، اور شاید یہاں تک کہ پالتو جانور رکھنے اور ان کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

میں دوبارہ یہ کہوں گا کہ، کتے پٹے پہنتے ہیں، جو ان کے حقوق اور آزادی کی خلاف ورزی ہے۔ وہ جہاں جانا چاہتے ہیں وہاں نہیں جا سکتے۔ اس کے علاوہ، جب تک دوسرے لوگ نہ پوچھیں، وہ کتے کو دیکھ کر نہیں بتا سکتے کے مالک نے اسے بچایا یا نہیں۔

یہاں تک کہ اگر ہم دنیا میں سب سے اچھے ارادوں کے ساتھ اپنے پالتو جانوروں کو ویگن کھانا کھلاتے ہیں تو، تب بھی یہ ان کے لیے قدرتی طور پر مطلوب کھانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم سڑک پر پڑے ہوئے مردہ جانور انہیں فراہم کرتے ہیں۔ تو ہمارے گھر میں مردہ جسم کی منفی توانائی کی وجہ سے ہماری پناہ میں منفی توانائی پیدا ہوتی ہے۔ یہ حیران کن ہوگا اگر ہم جانوروں کی لاش کے بدلے کسی انسانی جسم کی جگہ لے لیں۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ ہم دوسرے جانوروں کے مقابلے میں انسانی جانوں کی قدر کرتے ہیں۔ بس، ہم دوسرے جانوروں کو جائیداد اور خوراک کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اور یہ روکنا ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہیں ہوتا ہے تو ،آخر میں، ہماری انا زمین پر موجود ہر چیز کو ختم کردے گی۔

کتوں کے بھونکنے سے آواز کی آلودگی کا مسئلہ بھی ہے۔ ان میں سے بہت سے کتوں کو زیادہ تر یا سارا دن، سامنے یا پچھواڑے میں چھوٹی چھوٹی رسیوں میں جکڑا جاتا ہے۔ انہیں اپنی مرضی کے مطابق جانے کی آزادی نہیں ہے۔ وہ عام طور پر پاگل ہو جاتے ہیں اور جسمانی اور ذہنی مسائل کا شکار رہتے ہیں، اور یہاں تک کہ وہ لوگوں کو کاٹنے اور تکلیف دینے سے زخمی کرتے ہیں۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ ان کے مالکان کی طرف سے کبھی کبھی ان کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کو نہیں باندھا جاتا اور ان کو ادھر ادھر گھومنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے تو، یہ گھر کے سیمنٹ کے ایک چھوٹے فرش والے علاقے پر یا ایک چھوٹے سے صحن پر ہوتی ہے۔ اس طرح، اگر ممکن ہو تو، ان میں سے کچھ باڑ کے نیچے سوراخ کھود کر فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔ پھر بھی، جو لوٹتے ہیں وہ ایسا کرتے ہیں کیونکہ وہ کھانے کے لئے اپنے مالکان پر انحصار کرتے ہیں۔

جب بھی کسی کو پنجرے میں ڈالا جاتا ہے یا باڑ لگا دیا جاتا ہے تو، اس کو آزادی نہیں ہوتی ہے۔ وہ غلام ہیں۔ میں بہت سے پالتو جانوروں کے مالکان کو جانتا ہوں جو چھوٹے چھوٹے ٹینکوں میں مچھلیاں، پرندوں اور یہاں تک کہ خرگوشوں کو چھوٹے پنجروں یا علاقوں میں رکھتے ہیں۔ یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں جانور رہتے ہیں۔ انہیں بہت سے کلومیٹر جنگل کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر جانوروں کو کوئی راستہ مل جاتا ہے تو وہ آزادی کی طرف فرار ہو جائیں گے۔ امریکہ میں، آدھے جانور (زیادہ تر کتے اور بلیاں) جو گھر والے لے جاتے ہیں، بالآخر احاطے میں واپس لائے جاتے ہیں۔ ان پناہ گاہوں میں جانوروں کی زیادتی کی وجہ سے ان میں سے کچھ جانوروں کو مار دیا جاتا ہے۔ پھر بھی، یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ لوگ دوسرے جانوروں کو استعمال دہ چیز کے طور پر دیکھتے ہیں۔

اس سے بھی بدتر، کچھ لوگ خریداری کرتے وقت گرمی والے دن اپنے کتوں کو اپنی کار میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب لوگ ان حالات کے بارے میں سنتے ہیں تو، وہ مالکان سے ناراض ہو جاتے ہیں، کچھ تو عرضیوں پر دستخط بھی کرتے ہیں اور ان جانوروں کے لئے انصاف کا مطالبہ کرنے کے لئے درخواستیں بھی بناتے ہیں۔ کتوں کو بند کاروں میں چھوڑ دیا جاتا ہے، بعض اوقات کئی گھنٹوں کے لئے، وہ شدید پانی کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں یا آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پالتو جانوروں کی طرح، فارم کے جانوروں سے بھی سخت برتاؤ کیا جاتا ہے۔ خنزیر، گائے، مرغی، اور دوسرے جانور اکثر کئی گھنٹوں یا دنوں تک ذبح کرنے کے لئے منتقل کیے جاتے ہیں، اکثر کھانے یا پانی کے بغیر، اور ان کو موسم کی شدید صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ٹھنڈے درجہ حرارت میں، بہت سے جانور ٹرک کے اطراف میں ٹھوس جمے ہوئے ہوتے ہیں اور کارکنان انہیں مذبح خانہ تک پہنچانے کے لئے انھیں کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گرمی کی شدت اور نمی میں، وہ بہت تھکن اور پانی کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں، کچھ شدید بیمار اور زخمی ہو جاتے ہیں (جسے ڈاونڈر کہتے ہیں)، جبکہ دیگر ذبح خانے کے راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔

میں نے بچوں کو کتے اور بلیوں کے ساتھ بھی کھلونوں کی طرح سلوک کرتے، ان پر سواری کرنے یا ان پر بیٹھنے کی کوشش کرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا ہے کہ کچھ بچے جانوروں پر پتھر پھینک رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں، یہ سوچ کر کہ جانور لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ جانور اپنے ساتھ بدسلوکی کرنے سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔ کسی جانور کو سوار ہونا، اٹھانا یا ان پر چیزیں پھینکنا پسند نہیں ہوتا ہے۔ صرف ایک استثناء ہے کہ اگر کوئی کسی جانور کو بچا رہا ہو، تو اسے اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ان کی مرضی کے خلاف، بہت سے کتے، بلیوں اور دوسرے جانوروں کو گاڑیوں میں ڈالا جاتا ہے، حالانکہ ان میں سے بہت سے ان میں داخل ہونے سے گھبراتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے جانور اندر جانے سے انکار کر دیتے ہیں، لیکن مالک جانوروں کو زبردستی اٹھاتے، دھکیلتے اور ان کو اندر منتقل کرتے ہے۔ مجھے ایک ایسی صورتحال کے بارے میں بتایا گیا جہاں کتوں کو ایک گھر میں بند کر دیا گیا تھا، وہ روتے ہوئے، باہر نکلنا چاہتے تھے، جہاں ایک کسی طرح سے فرار ہو گیا۔ ایک رہائش گاہ میں کتے کے ساتھ سیڑھیوں پر طعنہ زنی کرتے ہوئے اور لات مارتے ہوئے ایک شخص کو دیکھا گیا ہے۔

https://youtu.be/HrIOZ1qVfb8. یہ کیسی اخلاقیات ہیں؟ کیا یہ زیادتی اور غلامی نہیں ہے؟ اور ہمارا خیال ہے کہ ہم جانوروں کو ایک اچھا گھر اور عظیم زندگی دیتے ہیں۔ ہم خود سے مذاق کر رہے ہیں!

یہاں تک کہ اگر کوئی مثالی، انسان اور پالتو جانور کا رشتہ ہو سکتا ہے تو، ہمیں تمام غیر انسانی جانوروں کی پالنا مکمل طور پر ختم کرنا ہوگا اور فطری طور پر آزاد گھومنے والے جانوروں "وائلڈ لائف" کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنا سیکھنا ہوگا۔ اگر وہ ہمارے پاس صحبت اور بغل گیری کے لیے آنا چاہتے ہیں، تو یہ انہیں خود ہی کرنا چاہئے۔

بہت سے لوگ جانوروں کے لئے ترس کھاتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان کو اپنا کر سب سے بہتر کام کر رہے ہیں۔ان میں سے بہت سے لوگ جو جانور رکھتے ہیں یہاں تک کہ خود سبزی خور بھی نہیں ہیں۔ وہ ایک یا دو جانوروں کو بچانے کے لئے ان کے طرز زندگی کی تعریف کرتے ہیں، جبکہ وہ ہزاروں جانوروں سے پکنے والے کھانے کھاجاتے ہیں۔ان سب سے بڑھ کر، وہ اپنے پالتو جانوروں کو بھی ہزاروں بے گناہ جانوروں کا کھانا کھلاتے ہیں۔

کیا جانوروں کو بچانا یا ان کو پالنا واقعی ایک مستقل، طویل مدتی حل ہے؟ جیسا کہ میں نے بتایا ہے، یہ انفرادی زندگی کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، جسے بچایا گیا ہو، لیکن یہ بھی سمجھنا ہو گا کہ زیادہ تر جانور ابھی بھی واقعتاً آزاد نہیں ہیں۔ ایک بار جب ہم بچا لیے گے، اگر ممکن ہو تو، ہمیں اسے دیکھنا چاہئے کہ آخر کار ہم جانوروں کو فطرت میں دوبارہ آزاد کریں گے؟ اگرچہ ہم نے ہزاروں سالوں کے دوران پالتو جانوروں (کتے اور بلیوں) کو پالا ہوا ہے، ان کے پاس فطری طور پر اپنے فطری مسکن میں آزادانہ زندگی گزارنے کی حیاتیاتی اور فطری جبلت باقی ہے۔

تمام مخلوقات بشمول انسان، فطرت میں بہت دیر سے زندگی گزار رہے ہیں۔ زراعت کی آمد کے ساتھ ہی یہ گذشتہ چند ہزار سالوں میں ہی بدلا ہے۔ گھریلو جانور قدرتی طور پر آزاد نہیں ہیں، اور اگرچہ انھیں فطرت کی طرف چھوڑنا کچھ اخلاقی مسائل پیدا کر سکتا ہے، ان کے حیاتیاتی آباؤاجداد/ جین فطری طور پر ایک مقام پر آزاد گھوم رہے ہیں۔ یہ چڑیا گھر میں رہنے والے جانوروں کی طرح ہے۔ ان کی قدرتی غذا اب بھی بنیادی طور پر پودوں کی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی انسان پرست، خود غرض، جدید دنیا میں غیر انسانی جانوروں کے لئے غیر فطری حالات اور مکانات پیدا کیے ہیں۔ ہم صرف شہر کی سڑکوں پر جانوروں کو باہر نہیں پھینک سکتے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسا کرنا اخلاقی کام نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم میں سے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ہم جانوروں کو کھانے پینے کی سہولتوں کے ساتھ ایک پیارا گھر اور کنبہ دے رہے ہیں۔

بہت سے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، لیکن ہم ان تمام جانوروں کے ساتھ کیا کریں گے جو پاؤنڈز اور لیبارٹریوں میں مرتے ہیں؟ کیا ہم صرف ان سب کو مرنے دیں گے؟ مجھے لگتا ہے کہ اگر ہم تمام گھریلو مدد، اور بچاؤ/ گود لینے، اور جانوروں کے استعمال کی مکمل طور پر حمایت چھوڑ دیں، اور صرف جانوروں کو رہنے دیں تو، آخر کار، دنیا ہر ایک کے لئے ایک زیادہ انصاف پسند اور پُر امن جگہ بن جائے گی۔ بد قسمتی سے، اس دوران، پاؤنڈ اور لیبارٹریوں میں جانور لا محالہ مر جائیں گے۔ لیکن ہم لوگوں کو عدم تشدد کی تعلیم، اور اس کتاب میں سیکھائے گئے نظریات پر تعلیم دے کر اور بھی زیادہ جانوروں کو بچا سکتے ہیں۔

آیئے ہم خدا بننے کی کوشش نہ کریں اور تمام حالات کو ٹھیک کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس کے بجائے، ایسی دنیا کی تشکیل کریں جہاں ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ ہم کام کریں اور کسی کو بھی جائیداد کی حیثیت سے نہ دیکھیں۔ اگر ہم جنت کی طرح دنیا میں رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں اسی کی تقلید کرنی ہو گی۔ اسی طرح، اگر ہم شفقت پسند سبزی خور دنیا میں رہنا چاہتے ہیں تو، ہمیں سبزی خوری کو فروغ دینا ہو گا۔

ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ مشترکہ 65 ملین سالوں کے مقابلے میں، انسان نے صرف آخری 100-200 سالوں میں ہی زندگی کے تمام شکلوں کو بے حد تکلیف اور نقصان پہنچایا ہے،۔ ہوموسیپین شاید یہاں زمین پر رہے ہیں۔

ہمارے پاس آہستہ آہستہ اقدامات، فلاحی اصلاحات یا سمجھوتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ اب بڑی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔ انسانوں کو مارنا یا سب کے مرنے کی خواہش کرنا، رحم دلی یا شفقت نہیں ہے۔ آیئے ہم سبزی خوری کو فروغ دیتے ہوئے محبت ، اپنے اعمال پر، اور بڑی تصویر پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

تاہم، بہت سارے لوگ جن کو میں جانتا ہوں، جو اپنانے اور بچانے کے لئے وکالت کرتے ہیں، انسانیت پر زیادہ اعتماد نہیں رکھتے اور انہیں ایک مثبت مستقبل نظر نہیں آتا ہے اور اسی وجہ سے وہ سبزی خوری کو فروغ نہیں دیتے ہیں۔ لہذا وہ سمجھتے ہیں کہ ہر چھوٹی تبدیلی صحیح سمت میں ایک قدم ہے۔ لمبے عرصے کے لئے، یہ چھوٹے چھوٹے اقدامات زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ وہ لوگوں کو الجھاتے ہیں اور غلط پیغام کو فروغ دیتے ہیں۔

اگر مجموعی طور پر پیغام سبزی خوری کا نہیں ہے اور غیر انسانی جانوروں کی آبائی املاک کی حیثیت کو ختم نہیں کر رہا ہے تو، ہم ترقی نہیں کر رہے ہیں، بلکہ تنزلی کی طرف جا رہے ہیں۔

یقینی طور پر، ہر کسی کے لئے بہتر ہے کہ پیر کے دن گوشت سے پاک ہو، اور اسی طرح ہفتے میں سات دن۔ لیکن یہ ایسا کہنے کی طرح ہے کہ، "نسل پرستانہ پیر، عصمت دری سے پاک جمعہ، یا سبزی خور ہو جانا ٹھیک ہے"۔ مزید یہ کہ یہ "ویگن پیر" بھی نہیں ہے۔ یہ گوشت سے پاک پیر ہے! گائوں کو ابھی اذیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور آخر کار ڈیری کی وجہ سے ہلاک کیا جاتا ہے اور مرغیوں کی عمر قید ہوتی ہے، جبکہ مرغے انڈوں کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ لہذا، گوشت سے پاک پیر دراصل ایسے سبزی خور کو فروغ دیتا ہے، جو اب بھی دوسرے جذباتی جانوروں کا استحصال کرتا ہے اور مار دیتا ہے۔

میں یہاں تھوڑا سا موضوع سے ہٹ رہا ہوں، لیکن پوری بات یہ ہے کہ اگر ہم واقعی اپنے آپ سے ایماندار ہیں تو کیا ہم دوسروں کو نقصان پہنچانے اور ان کا استحصال کرنا چاہتے ہیں، یا اس کے بجائے، اپنی زندگی کے ہر لمحے میں ہمدردی کو قبول کرنا چاہتے ہیں؟ ہمیں اسی پر غور کرنے کی ضرورت ہے اگر ہم واقعی اپنے آپ کو محبت کرنے والے، اور ہمدرد انسانوں میں سے سمجھتے ہیں۔

باب نمبر 9: لیکن یہ تو بس کیڑے ہیں۔

شہد، شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے آتا ہے۔ وہ کھانے کو متعدد بار منہ میں لاتے ہیں اور اسے واپس لے جاتے ہیں، ایسا عمل جو بالآخر شہد کی شکل لے لیتا ہے۔ تاہم، شہد کو مکھی کی الٹی سمجھا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ مکھی کے پیٹ سے آتا ہے۔

شہد کی مکھیاں صرف ایک وجہ سے شہد بناتی ہیں۔ یہ ان کا کھانا ہے۔ ہم اس کو چوری اور کھا نہیں سکتے۔ پھر بھی، ہم انہیں جائیداد کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جو ان سے آتا ہے اسے استعمال کرتے ہیں۔

تاہم، بہت سارے لوگ مجھ سے کہتے ہیں، "لیکن وہ صرف کیڑے ہی ہیں، خدا کے لئے! لیکن اگر شہد کی مکھیاں ناپید ہو گئیں تو، ہم شاید ختم ہو جائیں گے، کیوں کہ شہد کی مکھیاں ہمارے کھانے کی اکثریت زرخیز کرتی ہیں۔ پرندے، تتلیوں اور مکھیوں جیسے بہت سے جانور بھی پھول اور کھانے کی فصلیں زرخیز کرتے ہیں۔

مکھی کی دیگر مصنوعات میں مکھی کا جرگن، مکھی کی موم، شاہی جیلی، پروپلس، گوشت، اور مکھی کی ڈبل روٹی۔ یہ مصنوعات مکھیاں چوری کرکے ہمیشہ تیار کی جاتی ہیں۔ صنعتی کٹائی میں، اس عمل میں ہزاروں شہد کی مکھیوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گھر کے پچھواڑے کی کارروائیوں میں بھی، کچھ مکھیوں کو لامحالہ ہلاک کردیا جاتا ہے۔

https://youtu.be/le18HTz-HGE https://youtu.be/L_D1JJXudEQ اس سے کوئی گریز نہیں ہے۔

ان کی زندگی میں، اوسطا مکھی ایک چائے کا چمچ (یو ایس) (یا 4.11 ملی لیٹر) شہد کے 12/1 حصے کے لئے بیس لاکھ پھول تک جاتی ہے.

سوچئے کہ جب ہم ایک بوتل شہد کا استعمال کرتے ہیں تو، کتنے مکھیوں کو مارا جاتا ہے اور اسے پیدا کرنے کے لئے غلام بنالیا جاتا ہے۔

شہد ایسی چیز ہے جس کی ہمیں حقیقت میں ضرورت نہیں ہے۔

اگرچہ استعمال کرنے سے کچھ صحت کے فوائد ہو سکتے ہیں یا شہد اور دیگر مکھیوں کی مصنوعات کو غذائیت یا بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، ہم یہ صرف اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بچپن میں ہی سکھایا گیا تھا۔

بہت سے متبادل ایسے ہیں جن کا ذائقہ صرف اتنا ہی حیرت انگیز ہے یا شہد سے بھی بہتر ہے۔ کچھ جیسے گوڑ، میپل کا شربت یا چینی، مختلف قسم کی چینی جو گنے سے تیار کی جاتی ہے، براؤن چاول کا شربت، اگوا شربت، کھٹنی چینی یا شربت، جو مالٹ کا شربت، جوار شربت، اسٹیویا، اور Bee Free Honee نامی ایسی مصنوعات جس میں نامیاتی سیب استعمال ہوتے ہیں، بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کے ان کا ذائقا بلکل شہد جیسا ہے۔ شہد کی طرح، پودوں کی بھی بہت ساری قسمیں ہیں جیسے نیم، نونی پتی، ناریل کا تیل، اور مسببر ویرا، جن کو جلد پر لگا کر بہت ساری بیماریوں کا علاج قدرتی طور پر ہو سکتا ہے۔

کیڑے ماحولیاتی نظام کے لئے اہم ہیں، اور ان کے بغیر، زندگی کا سارا نظام گر جاتا ہے۔ وہ بیکار نہیں ہیں اور وہ صرف کیڑے ہی نہیں ہیں۔ وہ یہاں ایک وجہ سے ہیں۔

ہر مخلوق کسی نہ کسی مقصد کے لئے یہاں موجود ہے۔ اگر وہ ایسے مچھر ہیں جو کاٹتے ہیں، یا کاکروچ جو ہمیں پریشان کرتے ہیں تو، وہ کسی خاص مقصد کی بناپر یہاں موجود ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ہمیں یقین ہے کہ ان میں سے کچھ صرف نقصان پہنچانے کیڑے ہیں، تو ان کے پاس ہمارے ساتھ دنیا میں رہنے کی ایک وجہ ہے۔

ایک بار جب ہم اپنے محبت کے دائرے میں مزید مخلوقات کو شامل کر لیں گے، اس کے بعد ہم مکھیوں، مچھروں اور

کاکروچ کو بطور مخلوق بامقصد زندگی گزارتے دیکھیں گے۔ اس کے بعد ہم سب سے پیار کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچاناچاہیں گے۔ یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی مخلوق، جیسے سست، چیونٹی اور کیڑے، یہ سب ہمارے دوست ہیں، اور ہم ان سب کے لئے عقیدت رکھتے ہیں۔ جیسے ہی یہ ہوگا، ہم اپنی زندگیوں میں مزید محبت کا اظہار دیکھنا شروع کر دیں گے، اور آخر کار ان جانوروں کو ہم اس نظر سے نہیں دیکھیں گے جیسے ہم ابھی دیکھتے ہیں، کے مچھر اور دوسرے کیڑے صرف ہمیں کاٹنے کے خواہاں ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ ہمیں نقصان بھی پہنچاتے ہیں تو، ہم پھر بھی ان کی انفرادی زندگی کی تعریف کریں گے۔

جب ہم ان میں خود کو دیکھتے ہیں تو، ہم ان سے ہمدردی رکھتے ہیں، چاہے وہ ہم پر حملہ کریں۔

ذرا سوچئے کہ اگر ریچھ ہم پر حملہ کرتا ہے۔ اس کی کوئی وجہ ضرور ہو گی۔ ایک ریچھ بغیر کسی وجہ کے حملہ نہیں کرتا۔ ہمیں ماں کے بچے کے قریب ہونا یا ان کے علاقے کے میں انھیں اشتعال دلانا پڑتا ہے۔ کچھ بھی ہو، وہاں ہمیشہ ایک وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہم پر حملہ کریں۔

بعض اوقات، کوئی وجہ ہو سکتی ہے کہ کیوں مچھر ہمیں کاٹ رہے ہیں، لیکن ہم صرف یہ نہیں جانتے ہیں کہ کیا وجہ ہے۔ اس طرح، ہم ان کو کاٹنے والے کیڑے سمجھتے ہیں اور انہیں مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ کبھی کبھی باہر باغبانی کرنا مشکل ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ ہمیں کاٹتے ہیں، ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ اس کی کچھ وجہ ہے کہ وہ یہ کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ لوگوں کی جلد سے کم پسینہ اور بدبو آ رہی ہو تو، کیڑے کم ان کی طرف راغب ہوں گے۔ یہ خاص طور پر سچ ہے جب تک ہم سبزی خور رہیں گے، اور جب تک ہم تازہ پھل کھاتے رہیں گے۔ وقت کے ساتھ، جب ہم کم پسینے اور جسم کی بدبو پیدا کریں گے تو، مچھروں کی طرح اڑتے کیڑے، ہماری طرف کم راغب ہوں گے۔

جیسے ہی ہم فطرت کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے روایتی حالات کی طرف لوٹتے ہیں تو، ہم ایک درخت سے شہد کو ٹپکتے ہوئے دیکھے گے۔ ہمیں وہاں کوئی مکھیاں نظر نہیں آئیں گی، کیونکہ وہ درخت میں اونچی ہو سکتی ہے، جو ہمیں نظر نہیں آتا ہے۔ ہم دیکھے گے کہ شہد نیچے ٹپک رہا ہے اور ہم تھوڑا سا چکھے گے۔ اس کا ذائقہ میٹھا اور مزیدار ہے۔ اس طرح، ہمارا زیادہ کھانے کا دل کرے گا۔ یہ غالبا واحد اصلی شہد ہے جو ہم نہایت ہی اخلاقی قسم سے کھا سکتے ہیں اگر ہم فطرت میں رہ رہے ہوں۔ اگر ہم نے اس کو پہلے کبھی بھی چکھا، یا دیکھا نہیں، تو ہم یہ نہیں جان پائیں گے کہ یہ کہاں سے آ رہا ہے یا کس نے اسے پیدا کیا ہے۔ لہذا ہم اس کے منفی اخلاقی نتائج کے بارے میں سوچے بغیر ہی اس کو استعمال کریں گے۔

تاہم، اگر ہم جانتے ہیں کہ شہد کی مکھیوں نے اسے پیدا کیا اور یہ ان کا کھانا ہے، اور ہمارے پاس صحیح اور غلط کا اخلاقی تصور ہے تو ہم جانتے ہیں کہ ان کا کھانا چرانا کیوں غلط ہے۔ نیز، ہم صرف شہد سے ہی سارا کھانا نہیں بنا سکتے ہیں، لہذا، یہ تکنیکی طور پر ہمارے لئے کھانا نہیں ہے۔

ہم عام طور پر اسے کھانے میں میٹھے کے طور پر شامل کرتے ہیں، جیسے چائے، کوفی یا کیک میں۔ تاہم، آپ صرف سیب، سنتری یا پپیتا سے ہی کھانا بنا سکتے ہیں۔

ہم مکھیوں کو جائیداد اور شہد کو کھانے کی حیثیت سے دیکھنے کی ایک ہی وجہ جانتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں

معاشرے اور ہر ایک نے ایسا کرنے کے لئے مشروط کیا تھا۔ اگر ہماری ثقافت نے ہمیں شہد، مکھی کی موم، شاہی جیلی، پروپولس، یا مکھی کے جرگن کا استعمال نہیں سیکھایا ہوتا تو ہم ان مصنوعات کا استعمال نہیں کرتے۔ بلکل اسی طرح: اگر ہمیں مرغی، مچھلی، گائے وغیرہ کھانا نہیں سکھایا جاتا، تو ہم ان جانوروں کو جائیداد کے طور پر نہیں کھاتے یا نہیں دیکھ رہے ہوتے۔

بہت سے ایشیائی ممالک میں، کتے اور بلی کا گوشت مشہور کھانا ہے، لیکن یہاں مغرب میں ہم کتے یا بلیوں کو نہیں کھاتے ہیں۔ در

حقیقت، یہاں ہم میں سے بیشتر ان کو ایسا کرنے پر پریشان کر رہے ہیں۔ لیکن کتے یا مرغی کے گوشت میں کیا فرق ہے؟ کوئی نہیں! یہ صرف ہمارا خیال ہے، ہماری کنڈیشنگ، اور جو ہمیں کرنا سکھایا گیا ہے۔

اگر ہمیں کتے کا گوشت اور کتے کا دودھ پینے کی تربیت دی گئی ہوتی تو ہم ایسا کرتے اور اس پر کوئی سوال نہیں کرتے۔ ہم سوچیں گے کہ یہ معمول، فطری اور ایسا کرنا ضروری تھا۔ لیکن اگر دوسرے لوگ ان جانوروں کو استعمال نہیں کرتے تو ہم ان کو مختلف انداز میں دیکھیں گے۔ چونکہ ہم کتے یا بلیوں کو نہیں کھاتے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ ایسا کرنا غیر اخلاقی ہے۔

اگر ہم ان کو کھانا/استعمال کرنا چاہتے ہیں تو انسانوں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان علامتی رشتوں کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ جس طرح گائیں صرف اپنے بچوں کے لئے دودھ تیار کرتی ہیں اسی طرح شہد کی مکھیاں اپنے لئے، اپنے کنبوں یا نوآبادیات کے لئے شہد بناتی ہیں۔ ہمیں کسی سے چوری کا حق نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ چوری کرنا غلط ہے، پھر بھی ہم یہ کرتے رہتے ہیں اور ہر طرح کے بہانے بناتے ہیں تاکہ ہم اپنی بری عادتوں کو جاری رکھ سکیں۔

باب نمبر 10: رحم دل باغ

ہم ایک اور طرح سے رہ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی عذر نہیں ہے کہ آپ رحم دلی سے زندگی گزاریں۔ جانوروں کی زراعت عملی طور پر ہماری تمام انسانی پریشانیوں کا سبب ہے۔ انسان دوسری مخلوق کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ جس جگہ کو میں رحم دل باغ کہتا ہوں۔ یہ باغ جنت کی طرح ہی ہے، جہاں ہم خود اپنا کھانا بھی اگا سکتے ہیں۔ آج کی جدید دنیا میں زمینی نجکاری کی وجہ سے ،ماحولیاتی نظام کو تباہی، کھانے کی تلاش میں صرف اور صرف اپنے اوپر انحصار کر کے اکیلے گھومنا، اگر کوئی جدید شہری علاقوں میں رہ رہا ہو کیونکہ اس کے ارد گرد بہت سارے قدرتی جنگلات موجود نہیں ہیں تو یہ کرنا تقریباناممکن ہے۔

گرین ہاؤسز، کمیونٹی گارڈنز اور گھر کے اندر پودے لگانا، آغاز کرنے کے اچھے طریقے ہیں، لیکن اگر کوئی بھی اپنے کھانے کے ساتھ مکمل طور پر پائیدار رہنے میں سنجیدہ ہے تو، وہ سبزیوں اور پھلوں والے علاقوں میں رہنے اور اپنی خوراک خود اگانے پر غور کر سکتے ہیں۔

ہمیں ابھی جنت جیسا ماحول بنانے میں دیر ہے، لہذا ہمیں باغات کے ذریعہ جو ساری زندگی کو کم سے کم چوٹ پہنچاتے ہیں بہترین حالات اور دنیا بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاہم، دماغوں اور دلوں میں جنت کے بارے میں تصور کرنا اور جدوجہد کرنا بہت اچھا ہے۔

فصل اگانے کے اور بھی طریقے ہیں جو جانوروں کی مصنوعات کو استعمال نہیں کرتے ہیں، یا زمین میں پالتو جانوروں کو استعمال نہیں کرتے ہیں۔ جانوروں کی کھاد، نیز خون، ہڈیوں کا گوشت، مچھلی، پنکھ کا کھانا، یا جانوروں سے آنے والی کوئی اور چیز کو پودوں میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فطرت میں پالتو جانور نہیں ہیں، اور کوئی حصہ بھی کھاد یا کیڑے مار دوا کے طور پر استعمال نہیں ہوتا ہے۔ وہ صرف قدرتی طور پر موجود ہیں، فری گھومنے والے جانور - "وائلڈ لائف" —اور وہ ہر جگہ گوبر اور پیشاب کرتے ہیں۔ انہوں نے ان پودوں کے بیجوں کو بھی بویا ہے جو انہوں نے کھائے ہیں اور اس سے فطرت اور دیگر جانوروں کے ساتھ ہم آہنگی کا رشتہ پیدا ہوتا ہے۔ ہم ایک طرح سے باغبانی کرتے ہیں، جہاں ہم پودوں، جانوروں اور زمین کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

اگر ہم پالنے والے جانوروں کو باغ میں متعارف کروائیں گے تو منفی اخلاقی خدشات بھی ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، باغات میں جانوروں کو شامل کرنے میں ایک سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ، جب بھی ہم ان کو مزدوری کے لئے استعمال کرتے ہیں تو، ہم ان سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے کچھ کریں گے۔ ہم نے ان کو باڑ والے علاقوں یا پنجروں میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ آزاد نہیں ہیں۔ اور ہم ان سے فائدہ اٹھانے کے کے لیے ان کا استحصال کرتے ہیں، جیسے انہیں استعمال ہونے والی چیزوں کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ غیر انسانی جانور ہمارے لئے یہاں نہیں ہیں۔ وہ گھاس کھانے والے، کیڑے مارنے والے یا کھاد دینے والے یا کچھ بھی نہیں ہیں۔

انہیں فطرت میں رہنے، انسانی تسلط اور مداخلت سے پاک رہنے کا حق ہے۔ وہ ہمارے یہاں تفریح یا لباس پہننے کے لئے بھی نہیں ہیں۔ یہ سب استحصال ہے۔ باغبانی کی اس قسم کو ویجینک کہتے ہیں۔ یہ سسٹم پرماکلچر تکنیک کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ ویگن پرماک کلچر کے دوسرے نام ویگنک پرماک کلچر، ویگنکولت، ویگنیکل کلچر یا ویجیکلچر ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم زمین اور جنگلات کی زندگی کے ساتھ علامتی اور بے ضرر کام کریں جس سے ہر ایک کو فائدہ ہو۔ اگرچہ جانوروں کی کھاد کو استعمال کرنے میں کچھ قلیل مدتی فوائد ہو سکتے ہیں، لیکن آخر کار، جانوروں کی آلودگی پوری دنیا میں مٹی اور ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جانوروں اور ان سے آنے والی ہر شے کا استعمال ان کے جسم کا استحصال کرتا ہے اور بہت سی وبا پھیلانے کا سبب بنتا ہے جیسے ای کولی اور سالمونلا، خاص کر اگر کھاد تجارتی ذرائع سے حاصل کی گئی ہو۔ اس سے فوڈ پوائزننگ اور یہاں تک کہ موت واقع ہو سکتی ہے۔

تاہم، کچھ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، زمین پر رہنے والی مقامی گایوں کی کھاد استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہم جانوروں اور ان کی طرف سے آنے والی کوئی بھی چیز کو استعمال کرنے کی چیز کی طرح دیکھتے ہیں۔ میں پھر کہوں گا، وہ ہماری ملکیت نہیں ہیں۔ مقامی جانوروں کی کھاد استعمال کرنے کے کوئی طویل مدتی فوائد نہیں ہیں۔ بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ جانوروں کی کھاد میں اضافے کے مقابلے میں پودوں کی کھاد اور دیگر سبزی خور طریقوں کا استعمال کر کے اصل میں زیادہ سے زیادہ خوراک اگا سکتے ہیں۔ بہت سارے لوگ ہیں، جن میں میرے بھی شامل ہیں، جنہوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ پودوں کو اگاتے وقت پودوں کی کھاد اور پیشاب بھی استعمال کیا ہے۔ چونکہ جنگلی جانور آزاد گھوم رہے ہیں، اور ہم انہیں اور ان کے گوبر کو استعمال ہونے والی چیزوں کے طور پر نہیں دیکھتے، یہ ٹھیک ہے اگر وہ ہمارے باغات میں خود گوبر اور پیشاب کریں۔ یہ تب ایک مسئلہ بن جاتا ہے جب ہم اپنے باغات میں پالتو جانوروں کے گوبر کو ڈالتے ہیں۔

رحم دل باغ کا ایک اور پہلو جانوروں کے اجزاء اور مختلف مصنوعات میں موجود کیمیکل ہے، جسے بہت سارے سبزی خور ابھی بھی خریدتے ہیں۔ یہ بہت سے جانوروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ماحول کو تباہ کرتا ہے۔ میں جانوروں کے حقوق کے بہت سے کارکنوں کو جانتا ہوں جو اب بھی کچھ سامان خریدتے ہیں جس میں کیمیکل اور جانوروں کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ شیمپو، جلد کے لوشن، بیت الخلا کی اشیاء اور کھانا، یہاں تک کہ اگر ویگن کمپنیاں انہیں بناتی ہیں تو، تب بھی یہ نقصان دہ اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے اپنے جسم بلکہ ماحول کو بھی نقصان ہوتا ہے اور بہت سے جانور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

کچھ لوگ ایسی مصنوعات خریدتے ہیں جن کا تجربہ جانوروں پر نہیں کیا جاتا ہے، اور سوچتے ہیں کہ سبزی خور ہونے کا یہی مطلب ہے، لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ کچھ اجزاء جانوروں سے حاصل ہو سکتے ہیں، لہذا ہم جب بھی خریداری کرتے ہیں تو ہمیں چوکس رہنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ زیادہ تر یا سب روٹی ویگن ہے، جو وہ نہیں ہیں۔ زیادہ تر، سپر مارکیٹوں اور بیکریوں میں روٹی عام طور پر ویگن ہی نہیں ہوتی ہیں۔ ان میں دودھ یا جانوروں کے دیگر اجزاء ہوتے ہیں۔ جب کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ روٹی صرف پانی، خمیر، اور آٹا ہے، آج، روٹی میں ایک درجن یا اس سے زیادہ اجزاء ہیں۔

یہاں تک کہ اگر کچھ روٹی قدرتی بھی ہو، ان میں کم از کم ایک نقصان دہ کیمیائی اجزاء ضرور ہوتا ہے۔ روٹی میں جانوروں کے کچھ عمومی اجزاء چھپے ہوتے ہیں، لییکٹیلک اسٹیرائی، سسٹین اور دیگر اجزاء اور ان کے ناموں سے ماخوذ چیزوں کی ایک پوری فہرست اس ویب سائٹ پر ماجود ہے۔

https://gentleworld.org/is-your-breadvegan

ایک سبزی خور کی حیثیت سے، دنیا میں رہنا مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سے سہولیات والے کھانوں میں جانوروں کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس معاملے میں، ویگانزم ابھی بھی غیر روایتی طرز زندگی کی طرح لگتا ہے۔ تاہم، جیسے جیسے وقت آگے بڑھتا ہے ایک مستعد اور پرعزم سبزی خور کی حیثیت سے، کھانے پینے میں جانوروں کے تمام اجزاء کے بارے میں جاننا چاہیے اور ان اشیاء کی خریداری سے اجتناب کرنا چاہیے۔

www.thosecrazyvegans.net/animal-ingredients

میں بہت سارے سبزی خوروں کو بھی جانتا ہوں، جو صرف سامنے کا لیبل پڑھ کر، خود بخود یہ سوچتے ہیں کہ پروڈکٹ ویگان ہے۔ لیبل اور جملے جیسے، ویجی پنیر، کوئی لییکٹوز، اور اطلاع دینے والا ٹیکڑا، کچھ لوگوں کو دھوکہ دے سکتا ہے۔

یہ کھانے کی چیزیں سبزی خور نہیں ہیں۔اگلی بار جب آپ سپر مارکیٹ میں جائیں توان مصنوعات سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ۔ سبزی والے کھانے سپر مارکیٹ یا ہیلتھ اسٹور کے ایک حصے میں پائے جاتے ہیں۔ وہ عام طور پر ویگن ایکشن، دی ویگن سوسائٹی (انگلینڈ میں) یا دوسرے ویگن سرٹیفائر کے ذریعہ تصدیق شدہ ہوتے ہیں۔جانوروں سے حاصل شدہ اجزاء پر مشتمل کسی بھی چیز کو کھانے سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زیادہ تر یا سارا کھانا تازہ پھل یا سبزیاں اگانے والے سے خریدنا یا اپنے پھل اور سبزیاں اگائیں۔

دنیا بھر میں متعدد جگہوں پر، بہت سے مکمل طور پر ویگن ریستوران موجود ہیں، بعض اوقات درجنوں یا یہاں تک کہ سینکڑوں بڑے بڑے شہری علاقوں میں۔اگر آپ کسی ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں ویگن ریستوران اور کاروبار موجود ہیں تو، جانوروں کا استحصال کرنے والے کاروبار کی حمایت کرنے کی بجائے، ان سے خریداری کرنے کی کوشش کریں، چاہے ان کے پاس کچھ سبزیوں کے کھانے کیوں نہ ہوں۔ ویگنزم کو فروغ دینے، اور دیکھ بھال کرنے والے اور محبت کرنے والے لوگوں کی حمایت کرنے کا ایک بہترین طریقہ ویگن اداروں کا تعاون کرنا ہے۔

سبزی خور کی حیثیت سے، ہمیں جب بھی ہو سکے نقصان اور ظلم کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور مصنوعات خریدتے وقت محتاط رہنا چاہئے، اس بات کو یقینی بنانا کہ وہ پودوں سے بنی ہوئی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ، ہمیں صحت مند کھانے کی ضرورت ہے، جس میں تازہ پکے ہوئے پھلوں کا ایک بڑا حصہ بھی شامل ہے۔

مجھے ایک ویگن ایونٹ یاد ہے، میں ایک بار گیا تھا، جہاں برگر بنس ویگن نہیں تھے۔ میں نے منتظمین اور کچھ ویگن مہمانوں کو بھی بتایا، اور پھر بھی وہ دوسروں کو کھانا پیش کرتے رہے۔ یہ آپ کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ یہاں تک کہ کچھ سبزی خور بھی جانوروں کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، صرف ماحول اور اپنی صحت کی پرواہ کرتے ہیں۔ یقینا بہت سے لوگ یہ کہیں گے کہ بنس وہاں موجود تھے اور دوسرے خریدنے کا وقت نہیں تھا، لہذا صرف ایک بار انھیں کھالینے میں کوئی برائی نہیں۔

آپ میں سے کچھ یہ سوچ رہے ہوں گے، کہ میں یہاں تھوڑا سا تنگ اور انتہا پسند ہوں۔ اگر بنوں میں صرف ایک یا دو جانوروں کے اجزاء ہیں، تو کیا حرج ہے؟

ہو سکتا ہے کہ ایسے مختصر نوٹس میں سبزی والے بن خریدنے کا وقت ہی نہ ہو؟ کچھ لوگ صرف اس بار انھیں کھائیں گے، وہ کھانا باہر نہیں پھینکنا چاہتے۔ تاہم، میں دوسری صورت میں کہوں گا!۔ میں کبھی بھی کسی کھانے کی چیز کی تائید یا کھپت نہیں کروں گا جس میں جانوروں کے اجزاء شامل ہوں جب تک کہ یہ غلطی سے نہ ہو۔ سب سے پہلے، منتظمین کو جانچ پڑتال کرنی چاہئے تھی کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان سب کو خریدنے سے پہلے ان میں جانوروں کے اجزاء موجود نہیں۔ نیز، اگر مصنوع کو غلطی سے خریدا گیا تو ،اس گروپ کو بیک اپ پلان بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے بجائے دوسری روٹی یا بن خریدنے کی ضرورت ہے۔ ویگن تنظیم کو بھی اس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں یہ یقینی بنانے کی کوششوں میں مزید سختی کرنی چاہئے کہ ان کی پارٹیوں میں کچھ بھی ایسا نہ آئے جو ویگن نہیں ہیں۔

میں نے ایک اور ویگن ایونٹ میں بھی شرکت کی، اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کے کھانے میں بھی کچھ ایسا تھا جو واضح طور پر ویگن نہیں تھا۔ میرے خیال میں اس میں شہد تھا۔ میں نے بانی/منتظم کو بتایا، لیکن پھر بھی انہوں نے اسے کھانے کی میز پر ڈال دیا۔

بہت سے مواقع آئے ہیں جہاں میں سبزی خوروں کے گھر گیا جہاں بہت ساری مصنوعات میں جانوروں کے اجزا تھے۔ یہاں تک کہ ویگن ریسٹورنٹ میں میں نے پچھلے کئی سالوں میں دیکھا کے بیت الخلا کی چیزیں اور دوسری چیزیں ویگن نہیں تھیں۔ اگر کوئی بھی سبزی خور ہونے کا دعوی کرتا ہے، اور اگرچہ، وہ لوگوں کے ساتھ ویگانزم بانٹ رہا ہے، انہیں اس بات کا یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ جو بھی خریداری کرتے ہیں وہ ویگن ہے کیونکہ یہ جانوروں اور ساری زندگی کی تباہی ہے۔ مزید یہ کہ، میں طویل المیعاد سبزی خوروں کو بھی جانتا ہوں جو مصنوعات میں جانوروں کے اجزاء کے بارے میں بہت بے چین ہیں۔

جس طرح ڈاکٹر ول ٹٹل ویگانزم کے مراحل کے بارے میں بات کرتے ہیں اسی طرح رحم دل باغ میں شعور یا شعور کی سطحیں بھی موجود ہیں۔ اپنے شعور کو بلند کرنا اور اپنی بیداری کو فروغ دینا کسی بھی طرح سے یہ نہیں کہنا ہے کہ ہم کسی اور سے برتر ہیں۔ ہم سبھی مراقبہ، دعاؤں، اور اس کتاب کے اندر موجود تمام نظریات کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کر کے اعلی سطحی شعور حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت جلد ہی ہم زیادہ تر شفقت پسند، پیار کرنے والے، اور خوش مزاج انسان بن جائیں گے، رحم دل باغ میں رہنے والے۔

نتیجہ: رحم دل سمندر کی جانب واپسی

اس افراتفری ، پاگل،اور تکالیف سے بھری پر تشدد دنیامیں، کیاہم واقعی خوشحال، پرامن اور پیار کرنے والی زندگی گزار سکتے ہیں؟ ایسالگتاہے کہ ہم جہاں بھی مڑیں گے، ہمارے اوپر فاسٹ فوڈاور جانوروں کی مصنوعات کے لئے بہت سارے اشتہارات کی بوچھاڑ کردی جائے گی، ہماراخاندان ایک دوسرے کے ساتھ ریستوران،اور ثقافتی تعطیلات میں مل جاتاہے، ہمارے خیال میں ہمارے لئے دوسراراستہ نکالناناممکن ہے۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ہم میں سے بیشتر ابھی بھی جانوروں کے کھانوں کا جواز پیش کرتے ہیں۔ ایک بار پھر، ہمیں یہ تسلیم کرناہوگا کہ جانوروں کے کھانوں کو کھانااور جانوروں کو جائیداد کے طور پر دیکھنا، یہ صرف ایک پروگرام ہے جس میں ہم پیداہوئے ہیں۔ یہ ہم نے خود کرنے کا انتخاب نہیں کیا۔

میں نے غریب جانوروں کے بارے میں رونے، سوچنے اور دھیان دینے میں ان گنت گھنٹے گزارے ہیں جو کھیتوں اور مذبح خانوں میں غلامی اور قتل کیے جاتے ہیں۔ اپنی زندگی کے پہلے چھبیس سالوں میں، میں نے جانوروں کے استعمال اور ذبح کرنے کی حمایت کی۔ میں اب اجتماعی قتل میں شریک نہیں ہونا چاہتا، آخر کار اپنی فطری شفقت اور دانشمندی کو بیدار کرتے ہوئے۔ میں اب بھی اس درد اور تکلیف کے بارے میں سوچتا ہوں، جو جانور اس خوفناک حالت سے دوچار ہیں۔

ہمیں اپنی فطری طرز زندگی کی طرف لوٹنا چاہئے۔ رحم دل سمندر جو ہمیں اصل میں ہونا چاہیے۔ ہمارا حیاتیاتی اندرونی خواہش ہے کہ ہم تمام پرجاتیوں اور تمام جاندار اکائیوں کو محبت سے جوڑیں۔ ہم اپنے دلوں میں اس دلیل سے بحث نہیں کر سکتے، ہم سب کو اس زندگی کی بھوک لگی ہے۔

لیکن کیوں لوگ ساری زندگی پیار کے لئے بیدار نہیں ہو سکتے ہیں؟ ہمیں آج کی جدید دنیا میں وحشی بننے کی ضرورت کیوں ہے؟ جب ہم دوسرے جانوروں اور ان کے ساتھ تعلق کی بات کرتے ہیں تو پھر ہم ان کو کھاتے بھی ہیں تو ہم کس طرح ذہین انسان سمجھے جا سکتے ہیں؟

کیا یہ ابھی بھی ممکن ہے کہ، جانوروں کی کچھ مصنوعات کا استعمال جاری رکھا جاے، اگر جانوروں کو گھر کے چھوٹے پچھواڑے میں نامیاتی طور پر پالا جاتا ہے؟ کیا ہم اب بھی نامیاتی جانوروں سے انڈے، شہد، اور دودھ کی مصنوعات کھا سکتے ہیں اور واقعی ہماری زندگی میں سکون ہو سکتا ہے؟ جیسا کہ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے، اسی طرح میری سابقہ کتابوں میں بھی، ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ اگر ہم جانوروں کے لئے خوش کن اور پُر سکون موسیقی بجاتے ہیں اور ان کے گلے پر چھری رکھتے ہیں، یا صرف ان کے انڈے یا دودھ لیتے ہیں تو، یہ تشدد ہے اور ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم اس زمین پر غیر انسانی جانوروں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتے ہیں، ان کے استعمال میں ہمیشہ اخلاقی مسائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کا دودھ، انڈے، شہد وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت ہمیں نہیں ہے۔ یہ ان کو ہے! ہمیں ان سے جو بھی چیز آتی ہے اسے چوری کرنے کا کیا حق ہے؟ اور ہمیں ان کا جسم کھا جانے اور ان کو قتل کرنے کا کیا حق ہے؟ اخلاقی طور پر یہ کس طرح قابل قبول ہے؟ ہم کون ہیں: یہ کہتے ہوئے گھوم رہے ہیں کہ کون زندہ رہنا چاہئے اور کون مرنا چاہئے؟ ہمیں کیا حق ہے کے ہم ان کے ساتھ جیسا مرضی برتاو کریں۔

لوگ کہتے ہیں کہ جانوروں کے کھانے کھانا ان کا ذاتی انتخاب ہے۔ لیکن ان کا ذاتی انتخاب ہر بار غیر انسانی جانوروں کو نقصان پہنچا رہا ہے جب وہ جانوروں کے کھانے خریدتے ہیں۔ جب ہم ان کا دودھ یا انڈا چوری کرتے ہیں تو جانوروں کو زبردستی پنجروں میں ڈالنا پڑتا ہے یا علاقوں میں چھوٹے چھوٹے باڑ لگا کر قید کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے ڈیری فارموں میں، کسان بچے کو اپنی ماں سے دور لے جاتے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں، یہی ہوتا ہے۔ ہم جانوروں کا دودھ، انڈے یا شہد بھی چوری کرتے ہیں۔ یہ کھانے پینے والے جانوروں کی ملکیت ہے جو ہمارے لئے نہیں۔ ان کا دودھ یا انڈا لینے کے لیے ہمیں انہیں غلام بنانا ہو گا۔

مجھے متعدد مواقع پر بتایا گیا، بعض اوقات اس وجہ سے کہ گائے بہت زیادہ دودھ دیتی ہے، اس لئے کسان کو اس میں سے کچھ لے جانا پڑتا ہے، یا، بچے کو اپنی ماں کے ساتھ رہنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ سارے بہانے ہیں تا کہ انسان جانوروں کے کھانوں، جیسے دودھ کا استعمال جاری رکھے۔

گائے بیل "سب فیملی بووانائی" کے ایک جدید ممبر ہیں۔ فطرت میں، وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے صرف اتنا دودھ تیار کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جیسے انسان اپنے بچے کے لئے کافی دودھ تیار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ماں ضرورت سے زیادہ دودھ تیار کرتی ہے، تو قدرت اس کو صحیح کرنے کا طریقہ جانتی ہے۔ اگر ایک انسانی ماں زیادہ دودھ تیار کرتی ہے تو، اس کی چھاتی پھٹ نہیں سکتی ہے، اسی طرح جب گائے بہت زیادہ پیدا کرتی تو اس کی چھاتی نہیں پھٹتی۔ جو بھی اس خیال کو فروغ دے رہا ہے وہ یا تو جھوٹ بول رہا ہے یا صرف اس کو دہرا رہا ہے جو دوسروں نے اسے بتایا تھا۔

ہم میں سے بہت سے لوگوں کو دودھ کی مصنوعات، خاص طور پر پنیر کے عادی ہونے کی ایک ہی وجہ یہ ہے کہ ان میں کاسومورفن نامی ایک قدرتی مادہ ہوتا ہے۔ جس طرح نام سے ظاہر ہوتا ہے، کیسومورفن مورفین جیسے اثرات پیدا کرنے کے لئے اوپیئڈر سیپٹرز پر کام کرتا ہے۔ یہ دودھ پروٹین کیسین کے عمل انہضام سے ماخوذ ہے۔ یہ ایک قدرتی مادہ ہے جو بچھڑا کو اپنی ماں سے دودھ پلوانے کے لئے واپس آنے پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ ایک مختصر مدت میں ان میں بڑے پیمانے پر وزن شامل کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

جانوروں کی مصنوعات کے استعمال کا ہمارا ذاتی انتخاب دوسرے جانوروں کو بے حد تکلیف پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر جانوروں کو بغیر کسی نقصان پہنچائے ان کی مصنوعات حاصل کی جائیں، انسان پھر بھی دوسرے جانوروں کو جائیداد کے طور پر دیکھتے ہیں۔

جانوروں کی کسی بھی مصنوعات کا استعمال جاری رکھنا کوئی اچھا جواز نہیں ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ جانور کہاں سے آئے ہیں یا دودھ، انڈے یا شہد کیسے نکلے ہیں، ان میں سے آنے والی کسی بھی چیز کے کھا جانے کے لئے کبھی بھی عذر پیدا نہیں ہوتا ہے سوائے زندہ رہنے کے لیے اگر ان کو کھانا پڑے۔ اس کتاب کو پڑھنے والے زیادہ تر لوگ اپنے پودوں کا کھانا خریدنے / یا اگانے کے متحمل ہو سکتے ہیں، لہذا ان کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ صحت کے لحاظ سے، جانوروں کا کھانا ہماری فلاح و بہبود کے لئے ایک تباہی ہے۔ کولیسٹرول، جانوروں کی پروٹین، اور جانوروں کی چربی ہمارے لئے کسی بھی طرح بہتر نہیں ہے۔ وہ کینسر، ذیابیطس یا دل کی بیماری کا علاج نہیں کرتے ہیں۔ وہ دراصل بیماری کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔

انسان دوسرے جانوروں کو جائیداد اور خوراک کے طور پر دیکھتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ ہمیں جوان عمر سے ہی ایسا کرنا سکھایا جاتا ہے۔ ہماری ثقافت ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ ہم اپنے عقائد اور اعمال کو کیوں تبدیل نہیں کرتے اور اس سارے پاگل پن کو کیوں نہیں روکتے ہیں؟ معاشرے میں اور پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی تشدد اور تکلیف ہے۔ آیئے اپنے آس پاس کو تبدیل کرنا شروع کریں اور پیار کرنا، بانٹنا اور ساری زندگی کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنا شروع کریں۔ اگر ہم رحم دل سمندر میں رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس طرز زندگی کی نقل کرنی چاہئے۔ شور مچانا، رونا اور شکایت کرنا چھوڑ دو کہ سبزی خور آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ تمام احمقانہ عقلیتوں سے باز آؤ۔ "لیکن مجھے اس کا ذائقہ پسند ہے!"، "اعتدال سے جانوروں کی مصنوعات کھائیں۔" یا "مجھے اپنی صحت کے لیے اس کی ضرورت ہے۔" اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ پرامن طور پر رہنا چاہتے ہیں تو عملی طور پر ہر کوئی اس کتاب کو پڑھ سکتا ہے اور وہ سبزی خور بھی بن سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے ابھی پوری کتاب کو پڑھا ہے، آج کی جدید دنیا میں کوئی بہانے یا دلائل نہیں، ہمدردی سے زندگی نہ جینے کے۔ جب ہم جانوروں سے چوری کرتے، چھرا گھونپتے اور ان کے جسم کو کھا جاتے ہیں تو ہم سکون نہیں پا سکتے ہیں۔ نامیاتی، رینج فری، رومنگ فری، کیج فری، قدرتی، ہارمون فری، اینٹی بائیوٹکس فری، مصدقہ، حلال یا کوشر جیسے لیبلز اور فقرے صرف ہمیں اچھا محسوس کرانے کا بہانہ ہیں تاکہ ہم دوسرے جانداروں کو کمتر سمجھتے رہیں۔

ہم سب اس لحاظ سے برابر ہیں کہ ہم سب کو اپنی مرضی کے خلاف استعمال کیے بغیر پوری زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔

ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک سبزی خور ہونے کی وجہ سے، میں نے سارے بہانے اور جواز سنے ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی سچ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کا ظلم یا جانور کا استعمال قابل قبول نہیں ہے۔ لیکن کچھ لوگ چیختے ہیں، "جب ہم پودوں کو کھاتے ہیں تو ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے،" جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ تاہم، اس معاملے سے متعلق، ہو سکتا ہے کہ پھلوں کا کھانا ٹھیک ہو، کیونکہ وہ کم سے کم مجموعی نقصان کا باعث ہیں۔ پھل کھاتے ہوئے، ہم آخر کار ان کے بیجوں کو فطرت میں واپس نکال دیتے ہیں یا شاید ہم ان کے بیج بعد میں لگاتے ہیں۔ ان کے کچھ بیج آخر کار پودوں میں دوبارہ تبدیل ہوں گے جس میں خوردنی پھل لگے گیں۔ یہ سائیکل پودوں کو نہیں مارتا ہے، بلکہ ان پودوں سے بہت سے جانوروں کو کھانا ملتا ہے، ان کی دوبارہ پیداوار ہوتی رہتی ہے۔ تاہم، ہماری جدید نامکمل دنیا میں، ہم صرف اپنی پوری کوشش کر سکتے ہیں۔

اس طرح، ہم حل تلاش کرنے کے لیے، اپنے دلوں میں محبت کے لئے تڑپ محسوس کرتے ہیں۔ یہ بھی مضحکہ خیز ہے کہ مجھے سمجھانا پڑتا ہے، ذہین انسانوں کو، کہ کیوں دوسرے بے گناہ انسانوں سے چوری کرنا اور انھیں ہلاک کرنا غلط ہے، اور کیوں جانوروں کی مصنوعات اخلاقی طور پر ناقابل قبول، ماحولیاتی طور پر ناقابل قبول، انسانی صحت کے لئے خطرہ ہیں، اور روحانی اور ذہنی طور پر ہمارے دماغوں، دلوں اور روحوں کے لئے تباہ کن ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، یہ شکار اور گھر کے پچھواڑے کے جانوروں کے لئے بھی سچ ہے۔

لوگ کسی بھی راستے پھر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جانوروں کی مصنوعات یا جانوروں کے اجزاء کی کوئی مقدار استعمال نہیں کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بحث کی گئی ہے، یہاں احمسہ (غیر چوٹ) یا ظلم سے پاک جانوروں کی مصنوعات جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام جانور تکلیف سہتے اور بری اموات مرتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ بات سچ نہیں لگتی تو ہم اپنے ساتھ مذاق یا جھوٹ بول رہے ہیں۔

آخر میں، اگر لوگ اب بھی موت، اذیت اور مصائب کی حمایت اور استعمال جاری رکھنا چاہتے ہیں، تو کوئی بھی سچائی یا ثبوت انہیں کبھی بھی دوسروں کو نقصان پہنچانے سے روکنے کے لئے راضی نہیں کرے گا۔ اگر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ چوری، قتل، اور دوسروں کو ان کی مرضی کے خلاف استعمال کرنا ٹھیک ہے، تو یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم ابھی بھی اپنی ثقافت کی وجہ سے اس پر یقین کیے ہوے ہیں۔ انفرادی طور پر، ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارے اقدامات ابھی اخلاقی طور پر جائز نہیں ہیں۔

چاہے ہمارے اعمال کتنے ہی بدنما ہوں، ہم سب اپنے اندر پیار اور شفقت رکھتے ہیں ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں بیدار ہونے اور اسے گلے لگانے کی ضرورت ہے۔ تاہم، ہم میں سے کچھ کی، محبت گہری، چھپی اور دبی ہوئی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کوئی صبح اٹھ کر خود سے پوچھتا ہے، "آج میں کس کو غلام بنا کر مار ڈالوں گا؟" ہم صرف غیر شعوری طور پر باقی سب کی پیروی کرتے ہیں یہ مانتے ہیں کہ یہ ایک عام، فطری اور ضروری جینے کا طریقہ ہے۔

ایک بار جب ہم سنجیدگی سے اپنے اعمال کا جائزہ لینا شروع کر دیں گے کے جانوروں کے کھانے کتنے مصائب اور اموات کا سبب بنتے ہیں تو ہم اپنی زندگی کو ہمدردی کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہیں گے۔

مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کوئی بھی برا اور پر تشدد ہے۔ یہ صرف نظام اور ہماری ثقافت ہے جو ہمارے دلوں کو سخت کرتی ہے اور ہماری جانوں کو مردہ کر دیتی ہے۔

ہم ایک اور طرح سے زندگی گزار سکتے ہیں، ایک ایسے انسان کی طرح جو زمین سمیت تمام مخلوقات کو ہمدردی سے دیکھتا ہے۔ ہمیں اب اپنی جدید دنیا میں زندہ رہنے اور پھلنے پھولنے کے لئے مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہت سارے لوگ سبزی خور بن رہے ہیں اور ایسا طرز زندگی گزار رہے ہیں، جو جانوروں کو جائیداد کے طور پر نہیں دیکھتا۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں نے بتایا ہے کہ، دنیا میں سب سے تیز رفتار سے بڑھتی ہوئی معاشرتی انصاف کی تحریک ویگانزم ہے۔ ہر روز، ہزاروں، اگر نہیں تو دسیوں ہزار افراد بدل رہے ہیں۔ پیار کے ساتھ زندگی گزارنا بہت آسان ہے، مجھے لگتا ہے کہ آپ واقعی خوش ہوں گے۔

کتاب کو پڑھنے اور میرے جان بچانے والے مشن کی حمایت کرنے کے لئے آپ کا شکریہ۔ اپنے دوستوں اور اہل خانہ کے لئے مزید کتابوں کا آرڈر دینے کے لئے میری ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔ میں آپ کی آراء اور ایمیزون پر تبصرے کی تعریف کروں گا۔

www.weareinterconnected.com-محبت اور روشنی

اگر ہم بدکاری پر یقین رکھتے ہیں تو ، ہم مظالم کا ارتکاب کریں گے ، اور ہم اسے نسل در نسل اپنے بچوں تک پہنچائیں گے۔ہمارے پُر تشدد الفاظ ہمارے پُرامن الفاظ سے کہیں زیادہ اونچی آواز میں بولتے ہیں ، اور یہ ہمارے کلچر کا المیہ ہے جس کو ہم گھر کہتے ہیں ۔اس المیے کو حل کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اخلاقی طور پر آگے بڑھیں۔ جہاں ہمارے اقدامات ہماری باتوں سے منافعی نہ ہوں اور ہمیں بے ہوشی اور تردید پر مجبور نہ کرتے ہوں ، بلکہ ہمارے الفاظ عالمگیر روحانی تعلیمات سے ہم آہنگ ہوں اور تقویت بخش ہوں جو ہمیں ہدایت دیتے ہوں کہ ایک دوسرے سے پیار کرو ، اور کمزور کا استحصال اور غلبہ حاصل کرنے کی بجائے کمزوروں پر رحم کرو۔ "

ول ٹٹل ، پی ایچ ڈی World Peace Diet کے مصنف۔

مصنف کی دوسری کتابیں

Our Path to Freedom: How We Can Live a Freer and More Peaceful Life (2018)

How to Create the Perfect Vegan Life (2017)

The Lost Love (2016)

The Journey: The Path of Transformation (2016)

The Interconnectedness of Life (2015)

مصنف کے بارے میں

مائیکل لینفیلڈ ایمیزون پر سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کئی کتابوں کے مصنف ہیں، جن میں چند کے نام یہ ہیں: *The Interconnectedness of Life*, *The Lost Love*, and *The Journey*. وہ ویگن ایڈوکیٹ ،یوٹیوبر،اور عالمی امن ڈائیٹ فیلیسیٹیٹر کے سرٹیفیکیٹ یافتہ بھی ہیں،اور ایف ایم/اے ایم کے درجنوں ریڈیو اسٹیشنوں، پوڈکاسٹوں/ویبینرز، مختلف ویب سائٹوں، میگزینوں،اور میڈیا آؤٹ لیٹس پر ان کا مواد شائع ہوتا ہے۔ جس نے لاکھوں لوگوں میں ویگن ازم بانٹ دیا ہے۔ ڈاکٹر ول ٹٹل، مینگو ووڈزاک، ڈاکٹر کیسی ٹافٹ، سے متاثر ہو کر، ان کی بات چیت معلوماتی، متاثر کن ہوتی ہے۔

نو عمر ہی میں مائیکل نے موسیقار، ریکارڈ پروڈیوسر، ڈی جے اور کاروباری ہونے کا خواب دیکھا۔ 2006 میں، انھوں نے شادیوں اور کارپوریٹ پروگراموں میں موبائل ڈی جے کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا تھا، لیکن یہ اس وقت بدلا جب 2009 میں ویگنزم کے لئے بیداری ہوئی۔ ایک سال کے بعد، انھوں نے مصنف بننے کا فیصلہ کیا، اور بلاگ اور اپنی پہلی مکمل کتاب The Interconnectedness of Life لکھی۔ ٹورانٹو ویگن ایکسپو کے بنیادی اصول کے طور پر، ٹورنٹو اور ٹاروی میں FARM Pay-Per-View (جسے ٹورنٹو اینیمل رائٹس اینڈ ویگن ایکسپو بھی کہا جاتا ہے)، مائیکل کے ٹورانٹو اور دنیا بھر میں ویگن برادریوں میں بہت نمایاں کردار ہے، 75،000 سے زیادہ ویگن پمفلیٹ، اور سوشل میڈیا، یوٹیوب، اور پورے انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے خیالات لوگوں تک پہنچائے۔ انہوں نے برلنٹن، اونٹاریو، ٹورنٹو سبزی خور ایسوسی ایشن، دی بچت موومنٹ، براہ راست ایکشن ہر جگہ (DxE)، اور ویگن لیس نامی گمنام، سبزی خوری کے پیغام کے ساتھ، عوام کے لئے ہمدردی کے ساتھ رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ وہ We are Interconnected کے بانی ہیں، جہاں وہ اپنی کتابیں اور مضامین اور پیسفل ولیج جاری کرتے ہیں، جو ایک آن لائن ویگن برادری کا منصوبہ ہے اور مستقبل کی ویگن برادری کے لیے ہے۔ مائیکل ایک ویگن ہیں (کوئی شراب، منشیات یا تمباکو نوشی نہیں) اور ایک سادہ، طرز زندگی گزارتے ہیں، اور اپنی بہت سی کتابیں مفت میں دے دیتے ہیں، کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ محبت اور شفقت کا ویگن پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ شیئر کرنا ضروری ہے۔ وہ بین الاقوامی مذاکرات اور انٹرویو کے لئے ذاتی طور پر یا اسکائپ کے ذریعہ دستیاب ہوتے ہے۔